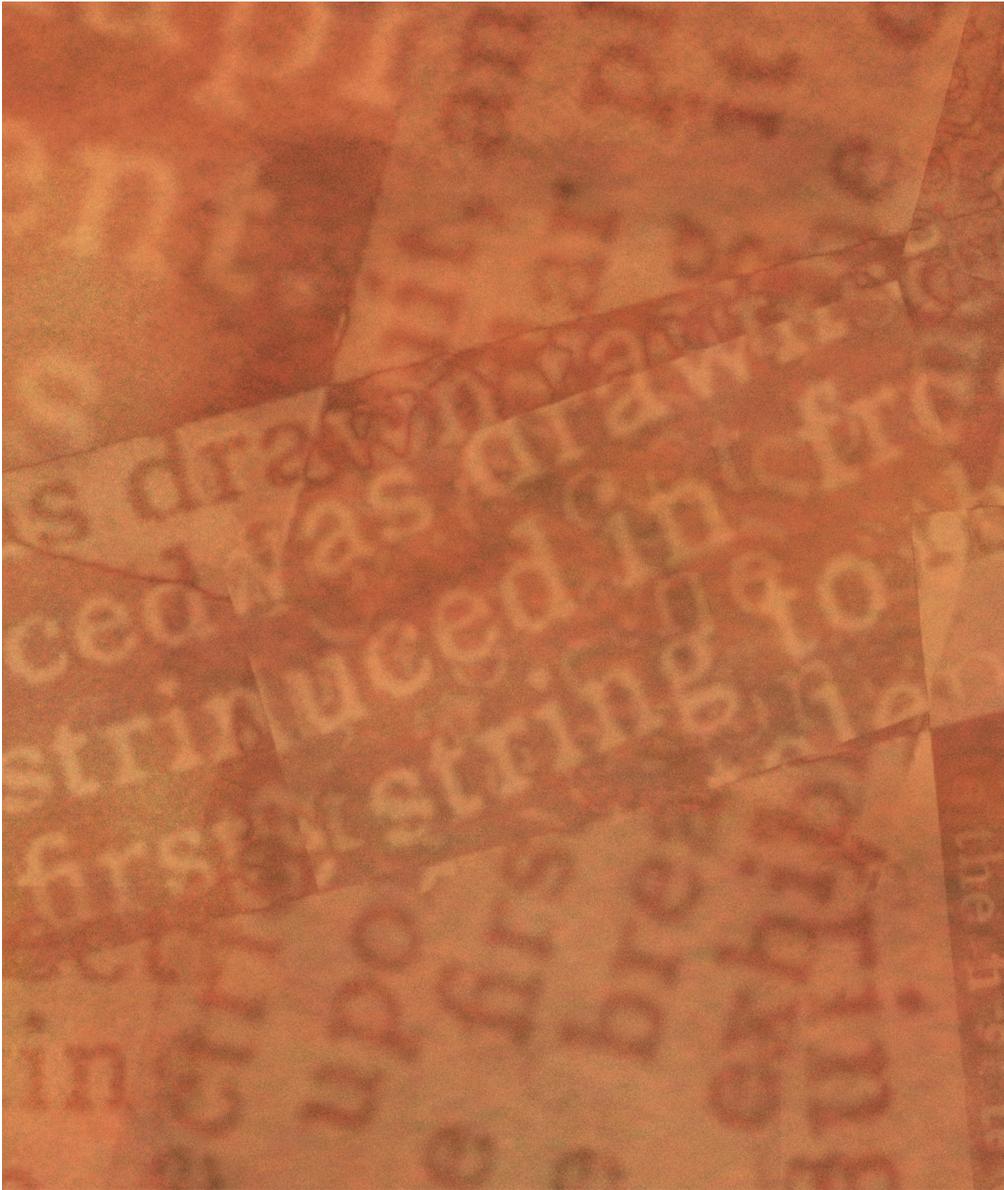


انسداد بد عنوانی

ایک عالمی جدوجہد

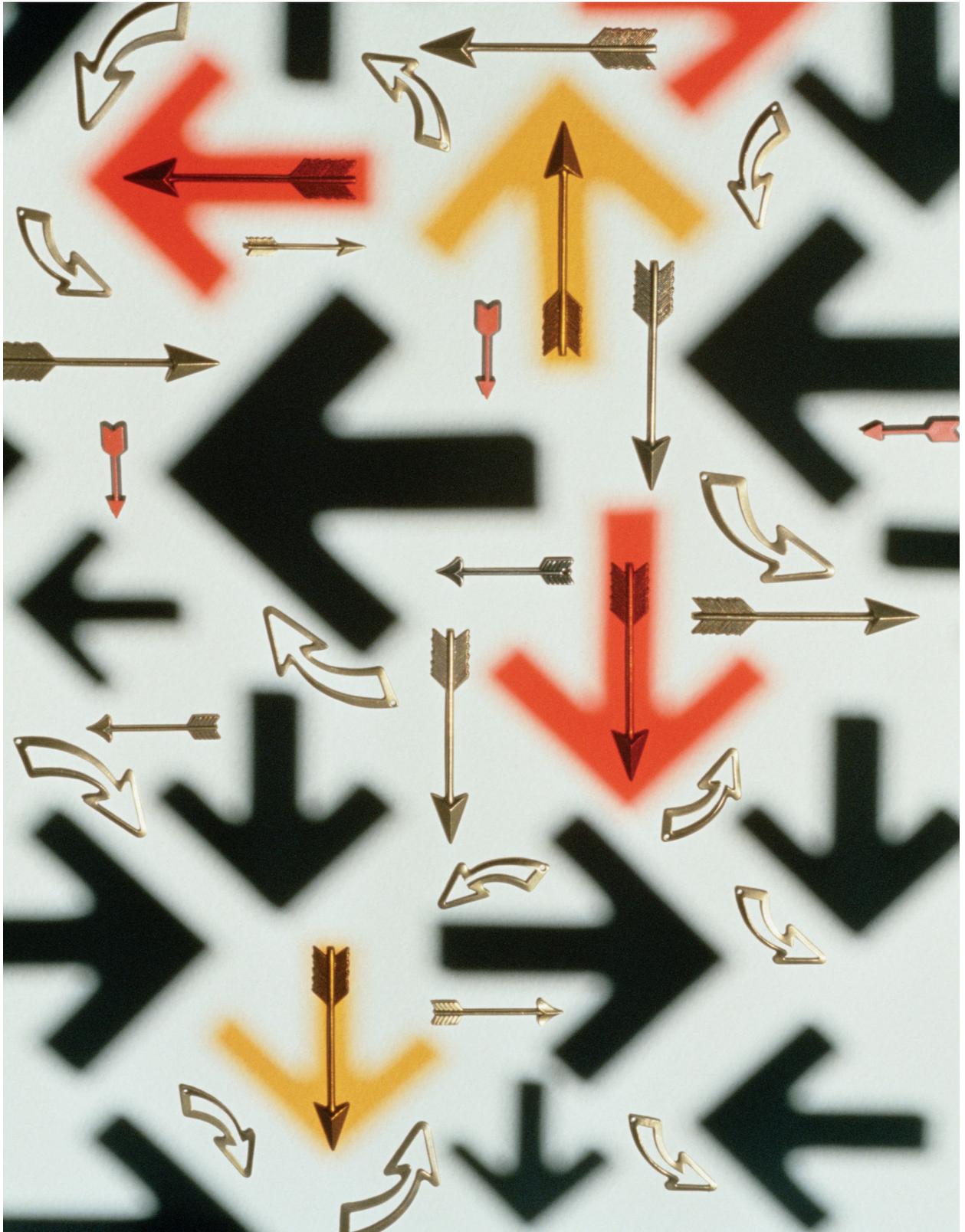


تجزیاتی سول سوسائٹی
تحقیقاتی صحافت

بد عنوانی

«جمہوریت اور قانون کی حکمرانی
کو کمزور کرتی ہے۔ انسانی حقوق کی
خلاف ورزیوں کی طرف لے کر جاتی
ہے۔ منڈیوں کو خراب کرتی ہے۔
زندگی کے معیار کو تباہ کرتی ہے۔
منظم جرائم، دہشت گردی اور دیگر
خطرات کو... پروان چڑھاتی ہے۔»

بد عنوانی کے خلاف
اقوام متحدہ
کا کنونشن





مندرجات

4

تعارف
بد عنوانی پر
جگہ موجود ہے

8

باب 1
بد عنوانی کے
کاروبار پر اثرات

14

باب 2
دہشت گردی اور
بد عنوانی

18

باب 3
بد عنوانی کے
خلاف لڑائی میں
سول سوسائٹی کی
اہمیت

24

باب 4
تحقیقاتی صحافت
اور بد عنوانی



32
سپاٹ لائٹ
آئی واچ

31
توجہ کا مرکز
بیرونی ممالک میں بد عنوانی
عوامل کے خلاف قانون

ارجنٹائن کی حکومتوں کو بھی
انسداد بد عنوانی اور دیانتداری
سے متعلق مشاورت فراہم کر چکے
ہیں۔ وہ مندرجہ ذیل عنوان سے
لکھی جانے والی مشہور اور کثیر
تعداد میں فروخت ہونے والی کتاب
کے مشترکہ مصنف بھی ہیں:
(*The Ethics Challenge in
Public Service: A Problem-
Solving Guide*).

سٹیورٹ گلیمین انسداد بد عنوانی
اور اخلاقی حکومت کے معاملات
کے ماہر ہیں اور امریکہ کے حکومتی
و تجارتی اداروں اور مختلف
غیرمنفعتی تنظیموں کی رہنمائی
کرتے ہیں اور انہیں مشورے دیتے
ہیں۔ وہ عالمی بینک جیسی کثیر
الہلکی تنظیموں کو مشاورت فراہم
کرنے کے علاوہ مصر، جاپان،
مراکش، جنوبی افریقہ، سریلیا اور

مصنف کا تعارف





تعارف بد عنوانی پر جگہ موجود ہے -

● بہت سی جگہوں پر بدعنوانی روزمرہ کا معمول ہے - پولیس کا سپاہی آپ سے دوپہر کا کھانا کھانے کے لیے پیسے مانگتا ہے - جب آپ پاسپورٹ کے اندر پیسے رکھ کر پیش کرتے ہیں تو امیگریشن کا اہلکار آپ کا ویزے کا کام تیزی سے کر دیتا ہے - کسی سرکاری ہسپتال میں ڈاکٹر کے جلدی سے دیکھنے کے بدلے میں آپ اسے ملاقات کے وقت چاکلیٹ کا ایک ڈبہ دے دیتے ہیں -

گو کہ یہ تمام معاملات چھوٹی چھوٹی «بدعنوانیاں» ہیں اور ان سے نقصان کا اندیشہ نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے مگر کبھی کبھار ان کی وجہ سے بہت زیادہ نقصان بھی ہو سکتا ہے - اپنے کام نکلوانے کے لیے چھوٹے موٹے تحفے تحائف، احسانات وغیرہ کرنے کی ضرورت، اکثر ایک سنگین خطرے کی علامات ہوتی ہیں - ان اعلانات کا تعلق چند افراد کے فائدے کے لیے حکومتوں، کاروباری اداروں اور ثقافتی اداروں میں جوڑ توڑ سے ہو سکتا ہے - بڑے پیمانے پر بدعنوانی اس وقت ہوتی ہے جب حکومتی اہلکار عوام الناس کے فائدے کی بجائے، اپنے اور اپنے

”بدعنوانی کی قیمت سبھی
کو چکانا پڑتی ہے“
— اقوام متحدہ کا دفتر
برائے انسداد منشیات و جرائم

کا ارتکاب ملکی سرحدوں سے باہر کیا جاتا تھا۔

کئی برسوں کے مذاکرات کے بعد 2005 میں بدعنوانی کے خلاف اقوام متحدہ کا کنونشن وجود میں آیا۔ اس کنونشن میں بہت سی ایسی اہم سفارشات ہیں جن پر عمل درآمد کر کے مختلف ممالک بدعنوانی کی روک تھام کر سکتے ہیں۔ مثلاً:

- ✦ ایسے حکومتی ادارے، قوانین اور پالیسیاں بنائی جائیں جن کے تحت بدعنوانی کو روکا جا سکے۔
- ✦ مختلف نوعیت کی بدعنوانی کی وارداتوں کو مجرمانہ قرار دے کر ان کو ختم کیا جائے۔
- ✦ بدعنوانی کی روک تھام کے لیے سرکاری ادارے قائم کیے جائیں، قوانین اور پالیسیاں بنائی جائیں۔
- ✦ بدعنوان کمپنیوں یا افراد کی مجرمانہ سرگرمیوں کے خلاف قانونی کارروائیوں میں ایک دوسرے کی مدد کی جائے۔
- ✦ ہر ملک بدعنوانی کے ذریعے کسی دوسرے ملک سے چرائے گئے اثاثہ جات کو متعلقہ ملک کو واپس کرے۔
- ✦ ملازمین کے لیے انسداد بدعنوانی کے خصوصی تربیتی پروگراموں کا آغاز کیا جائے۔
- ✦ بین الاقوامی سطح پر بدعنوانی کے خلاف جنگ کے لیے دوسرے ممالک کے ساتھ معلومات کا تبادلہ کیا جائے اور تکنیکی مدد فراہم کی جائے۔

ایسا ممکن ہے کہ آپ کا ملک ان تمام معیارات پر پورا اترنے پر متفق ہو۔ امریکہ کا شمار ان 180 ممالک میں ہوتا ہے جنہوں نے اس کنونشن پر عمل درآمد پر اتفاق کیا۔ اس سلسلے میں آپ اقوام متحدہ کے منشیات اور جرائم کے دفتر (یو این او ڈی سی) کی ویب سائٹ سے معلومات حاصل کر سکتے ہیں اور دیکھ سکتے ہیں کہ بین الاقوامی ذمہ داریاں پورا کرنے کے لیے آپ کے ملک نے اب تک کیا کچھ کیا ہے اور مزید کیا کچھ کرنے کی ضرورت ہے۔ آپ بھی اس کنونشن پر عمل درآمد میں اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں۔ ویب سائٹ کا ایڈریس مندرجہ ذیل ہے: <http://www.track.unodc.org/LegalLibrary/Pages/home.aspx>

رشتہ داروں اور دوست احباب کے لیے اپنے اثر و رسوخ کو استعمال کرتے ہیں۔ بدعنوان سرکاری اہلکار بولی لگانے کے عمل میں دھاندلی کر سکتے ہیں۔ عوام کے پیسے چرا سکتے ہیں، کام کرنے کے بدلے رشوت لے سکتے ہیں۔ طاقت کا اس طرح کا غلط استعمال بدعنوانی میں فروغ اور حکومتی اداروں میں مداخلت کا سبب بنتا ہے۔

کاروباری ادارے سرکاری اہلکاروں کو تھپکے یا پرمٹوں کے حصول کے لیے رشوت دے سکتے ہیں۔ یا کاروباری ادارے مالیاتی گوشواروں کے دوہرے ریکارڈ رکھ سکتے ہیں۔ ان میں سے ایک ریکارڈ سرکار کے لیے ہوتا ہے اور دوسرا ریکارڈ سرمایہ کاروں، ملازمین اور ٹیکس حکام سے چھپا کر رکھا جاتا ہے۔ یہ چند مثالیں ایسی ہیں جن میں نجی ادارے بدعنوانی کے ذریعے عوام الناس کی سلامتی اور خوشحالی کو متاثر کر سکتے ہیں۔

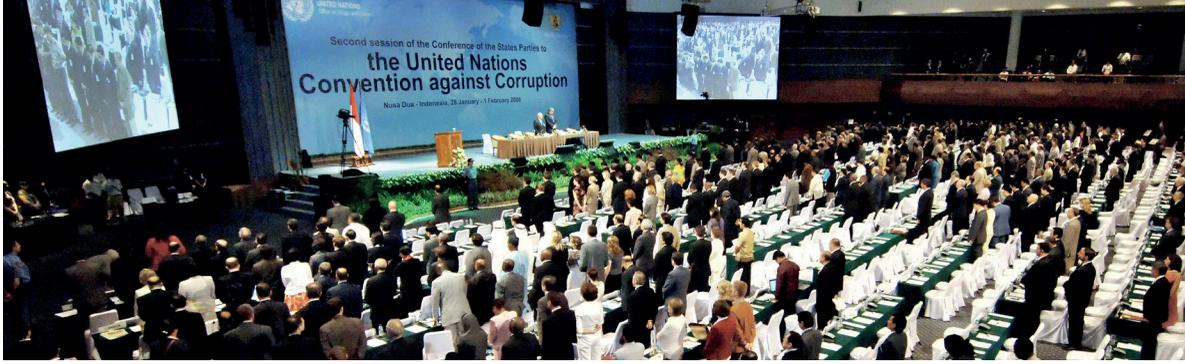
اس ہدایت نامے میں ہم بدعنوانی کی چار مختلف شکلوں یعنی کاروبار، دہشت گردی، سول سوسائٹی اور تحقیقاتی صحافت پر مرتب ہونے والے بدعنوانی کے اثرات کا جائزہ لیں گے۔ اس میں ہم ایسے طریقہ ہائے کار بھی تجویز کریں گے جن کے ذریعے شہری بدعنوانی کا انسداد کر سکتے ہیں۔

کیا کرنا ہو گا؟

1990 کی دہائی میں بدعنوانی کے مسئلے پر عالمی توجہ مرکوز ہونا شروع ہوئی۔ سول سوسائٹی کی ٹرانسپیرنسی انٹرنیشنل جیسی تنظیموں کی کوششوں کی وجہ سے بدعنوانی ایک اہم بین الاقوامی مسئلے کے طور پر سامنے آئی۔ علاقائی اور بین الاقوامی سطح پر انسداد بدعنوانی کے لیے مختلف طریقہ ہائے کار وضع کیے گئے اور مختلف معیارات، ہدایت نامے اور معاہدے عمل میں لائے گئے: مذکورہ کام پہلے براعظم امریکہ پھر یورپ، ایشیا اور افریقہ میں کیے گئے۔ تاہم ان معاہدوں پر عمل درآمد میں عمومی طور پر کمزوری کا مظاہرہ کیا گیا اور یہ معاہدے چند ایک ممالک کا ہی احاطہ کرتے تھے۔ اس کے علاوہ بہت سی بدعنوان سرگرمیوں



تحقیقی صحافت بدعنوانی کو سامنے لانے کا ایک کلیدی ذریعہ ہے۔



بینک اور آئی ایم ایف دنیا
بھر میں مالیاتی استحکام کے
بارے میں فکر مند ہیں اور

عالمی

انہوں نے بدعنوانی کو معاشی ترقی کی راہ میں سب
سے بڑی رکاوٹ قرار دیا ہے۔ ان دونوں اداروں میں سے
ہر ایک کے رکن ممالک کی تعداد 189 ہے۔ یہ دونوں
ادارے ایسے بہت سے مفصل پروگرام چلا رہے ہیں جن
کے تحت دیگر مختلف جرائم سمیت منی لائڈنگ اور
دہشتگردی کی مالیاتی مدد کو ہدف بنایا جا رہا ہے۔

192 ممالک دنیا کی سب سے بڑی

پولیس انٹر پول کے رکن ہیں۔ انٹر

پول مختلف تربیتی پروگراموں کا

انعقاد کرتی ہے جس میں بدعنوانی

سمیت مختلف جرائم کی روک تھام

کے لیے تربیت، وسائل اور ماہرانہ

تعلیم کا بندوبست کیا جاتا ہے۔

انٹر پول اپنے رکن ممالک کو ان کے چوری شدہ

اثاثہ جات واپس دلانے میں مدد کرتی ہے۔ ایسی

تحقیقات میں مدد فراہم کرتی ہے جس میں ایک سے

زیادہ ممالک شامل ہوں۔ تفتیش کاروں کو تربیت

فراہم کرتی ہے۔ انٹر پول اقوام متحدہ، عالمی بینک،

امریکی محکمہ خارجہ اور دوسری ایجنسیوں کے ساتھ

مل کر کام کرتی ہے۔

آپ ہمیں اپنی آراء اور تجاویز ارسال کر سکتے ہیں
جو آپ کے ملک کے جائزے کے دوران ہماری مدد کر
سکتی ہیں۔

اس کے علاوہ کثیر جہتی پروگراموں کے ذریعے سے
بھی بدعنوانی سے نمٹا جا رہا ہے۔ انسداد بدعنوانی کے
مختلف پروگراموں کی پیشرفت جاننے کی خاطر شفاف
حکومت کی شراکتداری کے تحت آزادانہ رپورٹنگ
کا نظام وضع کیا گیا ہے۔ فی الحال اس پروگرام کے
رکن 75 ممالک ہیں۔ اس پروگرام کے تحت انسداد
بدعنوانی کے خلاف کاروائیوں کے منصوبے تیار کرنے
کے لیے حکومتوں اور سول سوسائٹی کے ساتھ مل کر
کام کیا جاتا ہے۔

اسی طرح اپنے رکن ممالک کی حکومتوں اور

کاروباری اداروں میں بدعنوانی سے نمٹنے کے لئے

اقتصادی تعاون و ترقی کی تنظیم (او ای سی ڈی) نے

بھی رہنما اصولوں کو اپنایا ہے۔ او ای سی ڈی سول

سوسائٹی کی تنظیموں کے اُس کردار کو بھی فروغ

دیتی ہے جو یہ تنظیمیں حکومتی امور میں دیانتداری

کو یقینی بنانے کے لیے ادا کرتی ہیں۔ او ای سی ڈی کا

رشوت سے متعلق ورکنگ گروپ اس بات پر نظر رکھتا

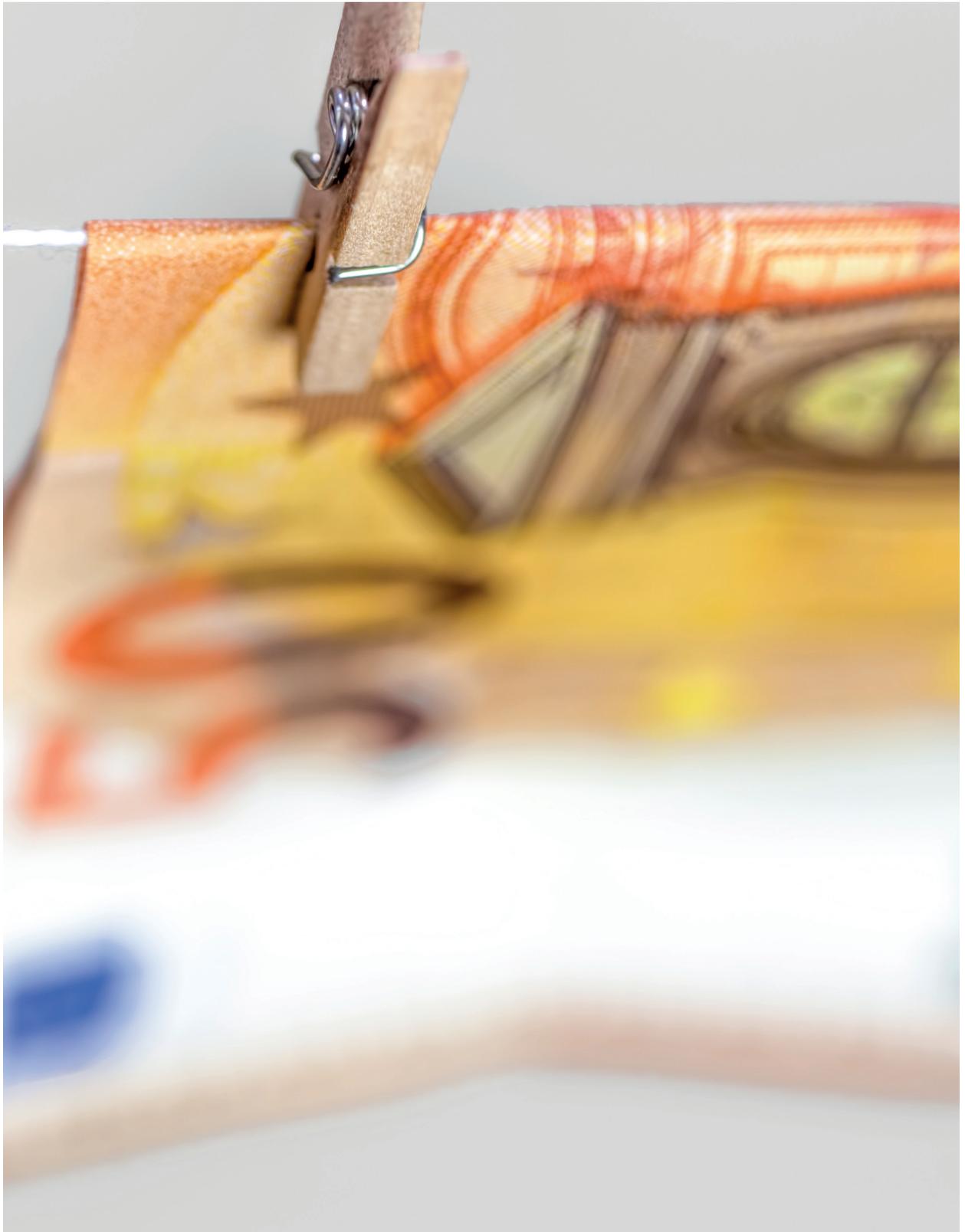
ہے کہ او ای سی ڈی کے انسداد رشوت ستانی سے

متعلقہ کنونشن پر کس حد تک عمل درآمد ہو رہا ہے۔

یہ ورکنگ گروپ ہر ملک سے متعلق اپنی رپورٹ بھی

شائع کرتا ہے۔

اوپر، بدعنوانی کے خلاف
اقوام متحدہ کے کنونشن
کے پالیسی سازی سے
متعلق سب سے بڑے
ادارے ”ریاستی فریقین کی
کانفرنس“ کا اجلاس ہر دو
سال بعد ہوتا ہے۔ 2017
میں کنونشن کے 183
فریق اور 140 دستخطی
رکن تھے۔





بدعنوانی کے کاروباروں پر اثرات

●
بدعنوانی چھوٹے بڑے دونوں قسم کے کاروباروں کو نقصان پہنچاتی ہے، تاہم اس نقصان کے طریقے بعض اوقات مختلف ہو سکتے ہیں۔ چھوٹے کاروبار کسی بدعنوان مقامی پولیس افسر یا بلڈنگ انسپکٹر کا شکار ہو سکتے ہیں۔ بڑی کارپوریشنوں کو شہر کے میئر یا کسی حکومتی وزیر جیسے اعلیٰ عہدیداروں کی طرف سے بڑے بڑے مطالبات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

بعض اوقات کمپنیوں کے غیر اخلاقی مالکان اپنے کاروباری مسابقت کاروں کو نقصان پہنچانے کے لیے سرکاری حکام کو رشوت دیتے ہیں۔ رشوت کے ذریعے وہ اپنی مرضی کے فیصلے کروانے کی خاطر لائسنس جاری کرنے والے، عمارتوں کی تعمیر کے لیے اجازت دینے والے اور پیشہ وارانہ سرٹیفکیٹ جاری کرنے والے حکام پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ اس بات کا بھی امکان ہو سکتا ہے کہ کاروبار شروع کرنے یا چلانے کے لیے یہ تمام کاغذات لازمی ہوں۔ بدعنوان مالکان دوسری کمپنیوں کے ساتھ مل کر ایک سازش کے تحت اپنے کاروباری مسابقت کاروں کی سپلائروں تک رسائی، مارکیٹ میں اُن کے حصے یا مالیاتی وسائل کی دستیابی کو روک سکتے ہیں تاکہ اُن کو

”بدعنوانی ناقص معاشی
کارکردگی کا ایک بنیادی
عنصر اور غربت میں کمی
و ترقی کی راہ میں ایک
بڑی رکاوٹ ہے۔“
— بدعنوانی کے خلاف
اقوام متحدہ کا کنونشن

کالے دھن کو سفید کرنا
بدعنوانی کی بہت سی
اقسام میں سے ایک
قسم ہے۔

لائسنس کے حصول کے لیے رشوت دینا نجی شعبے کی اخلاقیات کی خلاف ورزی اور دنیا کے بیشتر ممالک میں غیرقانونی عمل گردانا جاتا ہے۔



بدعنوانی کے خلاف اقوام متحدہ کے کنونشن کے فریقین کی تعداد

180

سے زائد ہے۔

کیونکہ ان تمام ناجائز اخراجات کا بوجھ مارکیٹ میں ایشیا کی قیمتوں پر پڑتا ہے، اس لیے اس بدعنوانی کی قیمت آپ چکاتے ہیں۔

ایک بدعنوان ماحول میں، جہاں پر حکومتوں اور کاروباری اداروں پر اعتبار نہ کیا جا سکے، سرمایہ کاری میں بتدریج کمی کی وجہ سے اس ملک کی معیشت گراوٹ کا شکار ہوسکتی ہے۔

حکومتیں اور کاروباری ادارے بدعنوانی کا مقابلہ کس طرح کرسکتے ہیں

حکومتوں پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اپنے شہریوں کو بدعنوانی کی زیادتیوں سے محفوظ رکھیں۔ بہت سے ایسے ممالک ہیں جنہوں نے نجی اداروں کو نقصان سے بچانے کی غرض سے سخت قوانین اور مضبوط ادارے بنا رکھے ہیں۔ اس کے برعکس بہت سے ممالک ایسے بھی ہیں جنہوں نے ایسا کوئی کام نہیں کیا۔ نجی کاروباری اداروں کے تحفظ کے لیے قانون پر عمل درآمد کروانا اور کاروباری اداروں کی جانب سے انسداد بدعنوانی کے لیے اٹھائے جانے والے اقدامات کی حوصلہ افزائی کرنا ضروری ہے۔

بدعنوانی کے خلاف اقوام متحدہ کا کنونشن ان تمام حفاظتی اقدامات کے لیے بنیادی ڈھانچہ فراہم کرتا ہے۔ یہ حکومتوں سے اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ شہریوں اور سرکاری ملازموں کی طرف سے بدعنوانی کی اطلاع دینے کے طریقے وضع کیے جائیں، سرکاری خریداری کے سخت اور شفاف بنیادی اصول طے کیے جائیں، عوام کو معلومات تک موثر رسائی کی فراہمی اور ایسے قومی سرکاری بجٹوں کی تیاری کو یقینی بنایا جائے جن پر نظرثانی اور ان کا آڈٹ کیا جا سکے۔

کاروبار سے فارغ کر دیا جائے۔

کاروباری اداروں کے استحکام کو براہ راست متاثر کرنے کے ساتھ ساتھ بدعنوانی ایک عام شہری کو بھی مختلف انداز سے متاثر کرتی ہے۔ حتیٰ کہ چھوٹی سے چھوٹی کمپنی بھی رشوت میں دی گئی رقم کو پورا کرنے کے لیے اپنی ایشیا کی قیمت بڑھاتی ہے جو کہ بالآخر گاہکوں کی جیب سے نکلتی ہے۔ زیادہ قیمتیں رشوت میں دیا جانے والا ایک مخفی «ٹیکس» ہے۔ مالکان کو کئی مرتبہ ایک سے زیادہ بدعنوان، لالچی افراد کو رشوت دینی پڑتی ہے جس کے نتیجے میں قیمتوں میں اضافہ کیا جاتا ہے یا اسی لحاظ سے محنت کشوں کی اجرتوں میں کمی کر دی جاتی ہے۔

کسی کاروباری ادارے پر کسی

بدعنوان افسر کے بیوی بچوں، بہن بھائیوں یا ان کے بچوں کو

نوکری دینے کے لیے دباؤ ڈالا جاتا ہے تو یہ بدعنوانی اصل حقداروں کو ملازمتوں سے محروم کرنے کا باعث بنتی ہے۔ اقرباء پروری یعنی کسی طاقتور شخص کا اپنے رشتہ داروں کو غیر منصفانہ طریقے سے نوکریوں سے نوازنے کا اثر قیمتوں میں اضافے کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے کیونکہ عموماً ایسے رشتہ دار وہ کام نہیں کر سکتے جن کی انہیں تنخواہ دی جاتی ہے۔ جب کمپنیاں کاروباری جاسوسی اور رشوت کے ذریعے اپنے مسابقت کاروں کو ان کے کاروباروں سے نکالنے کی سازش کرتی ہیں تو عام طور پر اس کا نتیجہ خریداروں کے لیے قیمتوں میں اضافے کی صورت میں نکلتا ہے۔

جب

نجی شعبے کو بدعنوانی سے محفوظ رکھنے اور انسداد بدعنوانی کے اقدامات میں مدد کے لیے قوانین کا نفاذ ضروری ہے۔

دھوکہ دینا ہوتا ہے۔

آخری بات یہ ہے کہ کمپنیوں کے لیے ٹیکس کے فوائد حاصل کرنے کے لیے رشوت دینا غیر قانونی ہے۔ بین الاقوامی معاہدوں، ملکی قوانین کی وجہ سے ترقی یافتہ ممالک میں وہ قوانین جو اس بات کی اجازت دیتے تھے اب ختم ہو چکے ہیں۔

یہ سب کچھ مل کر ایک ایسے قانون کی بنیاد بنا سکتا ہے جس کے نتیجے میں نجی اداروں کو بدعنوان عناصر کے نقصانات سے بچایا جا سکتا ہے۔

مزید کیا کیا جا سکتا ہے؟

اگرچہ اوپر بیان کردہ تمام باتیں بہت اہم ہیں، تاہم نجی شعبے میں لوگوں کے مزید فعال ہونے کے اور کئی اضافی مواقع بھی موجود ہیں۔



قومی قوانین اور کثیر الملکی

سمجھوتے مددگار ثابت ہوتے ہیں

عمومی طور پر دیکھا گیا ہے کہ کسی ایک ملک کے قومی قوانین کا دوسرے ممالک پر بہت کم اثر ہوتا ہے۔ تاہم، امریکہ نے 1977 میں فارن کرپٹ پریکٹسز ایکٹ (ایف سی پی اے) یعنی بیرونی ممالک میں بدعنوان کاموں کے خلاف قانون پاس کیا تھا جس سے بدعنوانی کو عالمی سطح پر کم کرنے میں بہت مدد ملی ہے۔ یہ قانون امریکی بازار حصص میں رجسٹر شدہ کسی بھی امریکی یا غیر ملکی کمپنی کے غیر ملکی اہلکاروں کو رشوت دینے پر پابندی لگاتا ہے، خواہ وہ رشوت کاروبار حاصل کرنے کے لیے دی جائے یا پہلے سے موجود کاروبار کو جاری رکھنے کے لیے دی جائے۔ ایف سی پی اے کا یہ قانون اپنے حصص فروخت کرنے والی کمپنیوں، یا ان کے ملازمین یا حصص رکھنے والوں اور ایجنٹوں پر پوری دنیا میں کہیں بھی لاگو کیا جا سکتا ہے۔ قانون کی منظوری سے لے کر اب تک بے شمار کمپنیوں کو مجرمانہ قوانین کے تحت کارروائی کا سامنا کرنا پڑا ہے اور بہت سی

مالکان اور بڑے افسران کو کمپنی کے انفرادی ملازمین کو بدعنوانی کے کاموں میں ملوث ہونے سے روکنے کی خاطر کمپنی میں کام کے طریقہائے کار طے کیے جانے چاہئیں۔ ممکن ہے بعض ملازمین رشوت دیں اور اسے کمپنی کے خرچے کے کھاتے میں ڈال دیں تاکہ اس رشوت کے بدلے بونس یا ترقی پا سکیں۔

کسی ایک ملازم کی حرکتوں کی وجہ

سے پوری کمپنی کو فوجداری اور

دیوانی دونوں قسم کے مقدمات کا

سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

چھپی ہوئی شکل میں ضابطہ اخلاق کو تقسیم کرنے سے کمپنیاں اپنے آپ کو محفوظ بنا سکتی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ باقاعدہ تربیت کا اہتمام کر کے قانون کی پابندی کا ایک ایسا ماحول تیار کیا جا سکتا ہے جس میں ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی کرنے والے ملازمین کو حقیقی معنوں میں سزائیں دی جا سکیں۔

حکومتی

لائسنس اور اعانتی رقمات کا مقصد تمام

شہریوں کا فائدہ ہوتا ہے۔ رشوت دے کر یہ تمام فوائد حاصل کرنا یا کسی دوسرے ادارے کو ان فوائد کے حصول سے روکنا نجی ادارے کے ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی ہے اور بہت سے ممالک میں ایسا کرنا غیر قانونی ہے۔

حکومتی اہلکاروں کو ان خاص معلومات سے فائدہ نہیں اٹھانا چاہیے جو انہیں سرکاری نوکری سے وابستہ ہونے کی صورت میں حاصل ہوتی ہیں۔ یہ بات اہم ہے کہ اعلیٰ سرکاری اہلکاروں کو اپنا عہدہ چھوڑنے کے بعد ایک معقول مدت تک نجی شعبے میں نوکری کرنے سے روکا جائے۔

انتظامیہ اور ملازمین کی بدعنوانی کو جانچنے اور روکنے کے لیے درمیانی اور بڑی کمپنیوں کو باقاعدگی سے اندرونی جانچ پڑتال یعنی آڈٹ کا اہتمام کرنا چاہیے۔ ان کی وجہ سے کاروباری اداروں کے لیے ایسے دو مختلف کھاتے تیار کرنا مشکل ہو جاتا ہے جن کا واحد مقصد سرمایہ کاروں، ملازمین اور حکومت کو گمراہ کرنا اور

یہاں تک کہ چھوٹی سے چھوٹی کمپنی بھی رشوت کی قیمت چکانے کے لیے صارفین پر بوجھ ڈالتی ہے۔ زیادہ قیمتیں بدعنوانی کا خفیہ ”ٹیکس“ ہوتی ہیں۔

اس کے نتیجے میں، بہت سی کارپوریشنوں نے خود کو، اپنی ذیلی کمپنیوں کو اور ان کے قومی شراکت داروں کو بچانے کے لیے دیانتداری اور اخلاق پر مبنی نظام بنائے ہیں۔ کچھ کمپنیاں اپنے ذیلی ٹھیکیداروں کو اچانک آڈٹ اور تحقیقات کا پابند بناتی ہیں۔ اگر اس اچانک آڈٹ یا تحقیقات کے نتیجے میں رشوت سامنے آجائے تو ان ذیلی ٹھیکیداروں کو نہ صرف یہ کہ رقم کی ادائیگی روک دی جاتی ہے بلکہ خلاف ورزی کی صورت میں قومی اداروں کو اطلاع بھی کر دی جاتی ہے۔ اسی طرح بڑی کارپوریشنوں اور چھوٹے کاروباری اداروں کے درمیان شراکتداری سے، چھوٹے کاروباری اداروں میں رشوت طلب کیے جانے کے جواب میں انکار کرنے کو تقویت ملتی ہے۔

اس کے علاوہ، او ای سی ڈی جیسے کئی ایک عالمی اداروں نے ایسے کثیر جہتی معاہدے کر رکھے ہیں جن کے تحت بدعنوانی کے خلاف تادیبی کارروائیاں کی جاسکتی ہیں۔ انسداد بدعنوانی کی عالمی تنظیموں اور قومی حکومتی ایجنسیوں کے اس اشتراک کی وجہ سے بدعنوان افراد اور کاروباری اداروں کے خلاف عدالتی کارروائی کرنے میں بہت آسانیاں پیدا ہو گئیں ہیں۔

✂ کاروباری انجمنیں بدعنوانی کا مقابلہ کرتی ہیں

بے شمار مطالعات سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ بدعنوانی کے خلاف کاروباری انجمنیں بہت موثر ثابت ہوتی ہیں۔ ایسی انجمنوں کی کامیاب مثالیں مشرقی یورپ، جنوب مشرقی ایشیا اور لاطینی امریکہ میں ملتی ہیں۔

جب کمپنیاں کاروبار کرنے کے ایک مشترکہ معیار اور ضابطہ اخلاق پر متفق ہو جاتی ہیں تو علاقائی یا کاروباری شعبوں کے درمیان اجتماعی اشتراک اس وقت عمدہ طریقے سے کام کرتا ہے۔ اس قسم کی متفقہ کارروائی کاروباری اداروں کو رشوت اور غیر قانونی کاموں کے مطالبات کے خلاف مزاحمت میں بہت کارآمد ثابت ہوتی ہے۔ بدعنوانی

کمپنیوں نے بھاری جرمانے ادا کیے ہیں۔ اس قانون کو توڑنے کی پاداش میں بہت سے اعلیٰ عہدیداروں کو عدالتی کارروائی کے بعد جیل بھیجا جا چکا ہے۔

اسی طرح کے انسداد بدعنوانی کے قوانین دنیا بھر میں منظور کیے گئے ہیں۔ برطانیہ میں انسداد رشوت ستانی کا قانون اور کینیڈا میں غیر ملکی اہلکاروں کی بدعنوانی کا قانون اس کی چند ایک مثالیں ہیں۔ انسداد رشوت ستانی کے قوانین ناروے، جنوبی کوریا، انگلستان، اسرائیل اور آسٹریلیا جیسے مختلف ممالک میں لاگو کیے جا چکے ہیں اور یہ رجحان دنیا بھر میں بڑھ رہا ہے۔

اس طرح کے قوانین نہ صرف کثیر ملکی کارپوریشنوں اور ان کے مالکان کو بدعنوانی اور رشوت سے بچنے کی ترغیب دیتے ہیں بلکہ ان قوانین کی مدد سے ان کمپنیوں کی ذیلی کمپنیوں اور قومی شراکت داریوں کو ان ممالک میں بھی بدعنوانی سے بچاتے ہیں جن ممالک میں یہ کمپنیاں کاروبار کرتی ہیں۔

بہت سے کاروباری اداروں نے انسداد بدعنوانی کے ضوابط پر عملدرآمد کے طریق کار اور اخلاقی نظام تشکیل دیئے ہیں جن میں ان کے ذیلی اداروں اور قومی سطح کے شراکت داروں کو بھی شامل کیا گیا ہے اور وہ اپنے ملازمین اور ذیلی ٹھیکیداروں پر ان قوانین کو سختی سے نافذ کرتے ہیں۔



درمیانے اور بڑے حجم کی کمپنیوں کو انتظامیہ
یا عملے کی جانب سے بدعنوانی کا پتہ چلانے اور
اس کی روم تھام کے لیے اندرونی محاسبے کرنے
چاہئیں۔



بیرون ملک بدعنوانی پر مبنی
اقدامات کے خلاف بنائے گئے
قانون نے
40
برس سے زائد عرصے سے عالمی
سطح پر انسداد بدعنوانی کی
کوششوں کو آگے بڑھانے میں
مدد دی ہے۔



اوپر، جولائی 2017 میں
ٹوکیو کے قریب ناریتا
انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے
ایک انتظامی عہدیدار کو
رشوت لینے کے شے میں
گرفتار کیا گیا۔

اور معاشرتی سطح پر بدعنوانی سے بہتر طریقے پر نمٹ
سکتے ہیں۔ وہ کسی بھی بدعنوان کمپنی کی نشاندہی
کرنے کے بعد اسے الگ تھلگ کر سکتے ہیں۔ بلکہ اس
سے وہ اس طرح کی بدعنوان کمپنیوں کو مزید نقصان
پہنچانے سے روکنے کے قابل بھی ہو جاتے ہیں۔

**وہ معیشت کو کمزور کرنے والے
رشوت، غیر قانونی اثر و رسوخ اور
اقربا پروری جیسے عوامل کے خلاف
بہت اچھی، موثر اور مضبوط آواز
ثابت ہو سکتے ہیں۔**

عالمی سطح پر کچھ تجارتی چیمبروں نے انسداد
بدعنوانی کے قومی اداروں کے ساتھ باقاعدہ اشتراک کیا
ہوا ہے۔ ایسے رسمی معاہدے کی ایک مثال اردن کے
انسداد بدعنوانی کے کمیشن اور اردن میں قائم امریکی
تجارتی چیمبر کے درمیان [2013-2016] کا ہونے والا
ایک معاہدہ ہے۔ ان دونوں اداروں نے مشترکہ طور پر
ورکشاپوں اور تربیتی نشستوں کا انعقاد کیا اور ان کے
دوران کاروباری اداروں کو رازدارانہ مشورے بھی دیے۔
ان صورتوں میں وہ ان سرکاری اہلکاروں کی آنکھیں
اور کان بن گئے جو بدعنوانی کے خلاف جدوجہد میں
مصروف ہیں۔

کے خلاف اشتراک کی ان کوششوں کے نتیجے میں
کاروباری گروپ ایک پلیٹ فارم کی صورت اختیار کر
جاتے ہیں جس سے مسائل پر نہ صرف یہ کہ بحث ہو
سکتی ہے بلکہ ان کا حل بھی تلاش کیا جا سکتا ہے۔

ایسی انجمنوں کا سربراہ عمومی طور پر کوئی ایسا
شخص ہوتا ہے جس کا کسی بھی رکن کاروباری ادارے
سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ اپنی اس غیر جانبداری
کی وجہ سے یہ سربراہ قومی قانونی اداروں یا مقامی
کونسلوں میں نہ صرف یہ کہ گواہی دے سکتا ہے
بلکہ وہ پورے گروپ کی عدالت یا کسی بھی قسم کے
ٹریبونل کے سامنے نمائندگی بھی کر سکتا ہے۔ ایسا
سربراہ نہ صرف یہ کہ معلومات کو جمع کرنے کے
بعد منظم کر سکتا ہے بلکہ وہ اپنے کاروباری اداروں
کے نمائندہ کی حیثیت سے ہمدرد حکام اور میڈیا کے
نمائندوں کو یہ معلومات فراہم بھی کر سکتا ہے۔

تجارتی
چیمبر یا دیگر مقامی
کاروباری نیٹ ورک
بدعنوانی کے خلاف ایک
موثر ہتھیار ثابت ہو سکتے ہیں۔ چونکہ یہ تجارتی
چیمبر یا مقامی کاروباری نیٹ ورک نجی شعبے کے
متنوع ارکان کی نمائندگی کرتے ہیں اس لیے وہ سرکاری





دہشت گردی اور بدعنوانی

بادی النظر میں، دہشت گردی اور بدعنوانی یا دہشت گردی اور منظم جرائم کا ایک دوسرے سے کوئی تعلق نہیں بنتا۔ یہ ایک دوسرے سے آپس میں کیسے جڑے ہوئے ہیں؟ ہمارے نزدیک دہشت گردی کی تعریف یہ ہے: «اپنے سیاسی عزائم کے حصول کے لیے شہریوں کے خلاف تشدد کا استعمال یا تشدد کے استعمال کی دھمکی» دہشت گردی کہلاتی ہے۔ بہت سے مواقع پر بدعنوانی کے بغیر دہشتگردوں کے لیے پُر تشدد کاروائیاں کرنا انتہائی مشکل ہوتا ہے۔ دہشتگردوں کو اپنے انتہا پسندانہ مقاصد کے حصول کے مواقع کے لیے درکار وسائل کی فراہمی میں رشوت اور دھوکہ دہی کا بہت اہم کردار ہے۔

”بدعنوانی منظم مجرمانہ سرگرمیوں حتیٰ کہ دہشت گردی کے لیے بھی حالات کو سازگار بنا دیتی ہے جن کے تحت مجرم بدعنوان سرکاری حکام کو استعمال کر کے مدد حاصل کرتے ہیں۔“
- انٹریول

بدعنوانی کی صورت میں پیدا ہونے والی حکومتی بد اعتمادی کی فضا لوگوں کو دہشتگردی کی جانب راغب کرنے والے حالات پیدا کر دیتی ہے۔ جب لوگ بار بار بدعنوان حکام کی طرف سے استحصال کا شکار ہوتے ہیں تو وہ محسوس کرتے ہیں کہ دہشتگرد اس نا انصافی اور بدعنوانی پر مشتمل نظام کے خلاف ایک مضبوط قوت ہیں۔

یونٹ (ایف آئی یو) ہو۔ اس یونٹ کو کوئی بھی نام دیا جا سکتا ہے تاہم اس کے پاس مشکوک مالیاتی ترسیل کی جانچ پڑتال اور تجزیے کا اختیار ہونا چاہیے۔ کئی ایک ممالک میں مالیاتی ادارے اس بات کے پابند ہیں کہ وہ مشکوک مالیاتی لین دین کا ریکارڈ ایف آئی یو کو «مشکوک مالیاتی لین دین» والی رپورٹوں کی صورت میں جمع کروائیں۔ بعض ممالک میں (مثال کے طور پر یورپ میں 10 ہزار یورو) سے زائد ہونے والے تمام لین دین کی تفصیلات ایف آئی یو کو مہیا کی جاتی ہیں۔ ان معلومات کے ملنے کے بعد، ایف آئی یو مالیاتی اداروں سے مزید معلومات کی درخواست کر سکتا ہے اور دیگر حکومتی اداروں کے ساتھ مل کر کسی بھی مشکوک مالیاتی سرگرمی کی تحقیقات کر سکتا ہے۔

دہشت گردوں

کو متنازعہ پیروں کی، جنہیں بعض اوقات «بلڈ ڈائمنڈ» [خونی پیرے] بھی کہا جاتا ہے، صورت میں ملنے والے سرمائے کا مکمل خاتمہ ایف آئی یو کی ایک بہت بڑی کامیابی ہے۔ 1990 کی دہائی میں افریقہ کے سرداروں اور دہشت گردوں نے قانونی طور سے قائم حکومتوں کے تختہ الٹنے کے لیے خام پیرے بیچ کر سرمایہ اکٹھا کیا۔ «خام پیرا» وہ پیرا ہوتا ہے جس کی تلاش خراش اور پالش نہ کی گئی ہو۔

اس کے ردعمل میں حکومتوں، سول سوسائٹی اور زیورات کی بین الاقوامی صنعت نے متحدہ ہو کر ایسے اقدامات کیے جن سے ان متنازعہ پیروں کی فروخت پر کاری ضرب لگائی گئی۔ 2003 میں متنازعہ پیروں کی غیر قانونی

بدعنوانی اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی شکایات کا تعلق لوگوں کو پُر تشدد انتہا پسندی کی طرف مائل کرنے والے عناصر سے بھی ہو سکتا ہے۔

دہشت گردی کی نشوونما

دہشت گرد نیٹ ورکوں کو پھیلنے پھولنے کے لیے پیسہ، خوارک اور ذرائع آمدورفت جیسے وسائل کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔ ان وسائل کے حصول کے لیے دہشت گردوں کے پاس تبادلے کے لیے کسی نہ کسی قیمتی چیز کا ہونا ضروری ہوتا ہے۔ عموماً وہ تجارتی راستوں پر قبضے اور بیش قیمت اشیاء پر «ٹیکس» لگانے کی کوششیں کرتے ہیں۔ قانونی اور غیر قانونی اشیاء، منشیات اور تیل جیسی چند مصنوعات ایسی ہیں جنہیں دہشت گرد ایک جگہ سے دوسری جگہ غیر قانونی طریقے پر پہنچانے میں یا پھر ان پر «ٹیکس» لگاتے ہیں تاکہ دہشت گرد کارروائیوں کے لیے سرمایہ حاصل کیا جا سکے۔



دہشت گرد مالیاتی لین دین کے ذریعے

بھی سرمایہ حاصل کرنے کی کوشش

کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں وہ «منی

لانڈرنگ» جیسے طریقے استعمال

کرتے ہیں تاکہ دہشت گردوں کا پتہ نہ

لگایا جا سکے۔

بعض ممالک نے قوانین اور نگرانی کے نظام مکمل طور پر لاگو نہیں کیے جس کے نتیجے میں دہشت گرد مالیاتی شعبے کا غلط استعمال کر کے اسے بدعنوان بناتے ہیں۔

کیا کیا جا سکتا ہے؟

سرمائے کی فراہمی کیونکہ دہشت گرد نیٹ ورکوں کی سب سے بڑی کمزوری ہے اس لیے شہریوں کو چاہیے کہ وہ اپنے ممالک میں سرمائے کو متشدد انتہا پسندوں کی پہنچ سے باہر رکھنے کی کوششوں کو موثر بنانے پر زور دیں۔ بدعنوانی کے خلاف اقوام متحدہ کے کنونشن کی سفارش ہے کہ ہر ملک میں ایک مالی انٹیلیجنس

دہشت گردوں نے مالی وسائل حاصل کرنے کے لیے قانونی یا غیر قانونی اشیاء، منشیات اور تیل کا غیر قانونی کاروبار کیا ہے یا ان پر تاوان وصول کیا ہے۔



●
 اوپر، 2000ء میں سیرا
 لیون میں لوگ ایک کان
 میں پیروں کی تلاش
 میں مٹی چھان رہے ہیں۔
 افریقہ میں وحشیانہ
 جنگیں لڑنے والے باغیوں
 کو ”خونی پیروں“ کی
 فروخت سے مالی مدد ملتی
 تھی۔

کے پی سی گاہکوں کی اس تسلی کو یقینی بنانا
 ہے کہ ان کے سنار نے تنازعات سے پاک پیرے ہی
 استعمال کیے ہیں۔ کئی ایک سناروں اور پیرے بیچنے
 والی کمپنیوں نے اس بات کو یقینی بنایا ہے کہ وہ
 صرف جائز ذرائع سے حاصل کردہ پیرے ہی بیچیں۔

شہریوں

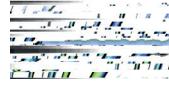
کا دہشتگردی
 کی روک تھام میں
 پرجوش انداز سے
 شامل ہوسکنے کا ایک طریقہ۔ دہشتگردوں کو سرمائے
 کی فراہمی روکنا ہے۔ انتہائی ابتدائی سطح پر شہری
 اس بات کو یقینی بنا سکتے ہیں کہ مختلف تنظیموں
 اور خیراتی اداروں کو دیا جانے والا پیسہ دہشتگردوں
 کے ہاتھوں میں نہ جانے پائے۔ پوچھیں کہ آپ کا پیسہ
 کہاں استعمال کیا جاتا ہے۔ بینکوں سے کاروباری
 سرگرمیوں میں شفافیت کا تقاضا کریں۔ سول
 سوسائٹی کے ساتھ مل کر اپنے ملک کے ایف آئی یو
 سے سالانہ رپورٹ طلب کریں۔ اپنے ملک کی حکومت
 میں انسداد بد عنوانی کی کوششوں کی بھرپور حمایت
 کریں۔ ○

تجارت کو روکنے کی خاطر «کمبرلی پراسیس» کے نام سے
 ایک طریقہ کار وضع کیا گیا۔ آج 81 ممالک اس طریقہ
 کار کے معاہدے کے رکن ہیں۔

کمبرلی پراسیس کا رکن بنے بغیر خام پیروں کی
 درآمد و برآمد غیر قانونی ہے۔ خام پیروں کی ہر کھیپ
 کے ساتھ مخففاً کے پی سی کہلانے والا کمبرلی پراسیس
 کے سرٹیفیکیٹ کا ہونا لازمی ہے۔ کے پی سی اس بات
 کو یقینی بناتا ہے کہ خام پیروں کی کھیپ میں کوئی
 متنازعہ پیرا شامل نہ ہو۔

امریکہ نے 2003ء میں شفاف پیروں کی تجارت کا
 قانون پاس کر کے ان کوششوں کو مزید مستحکم بنایا۔
 اس میں کوئی پیرا اس وقت متنازعہ پیرا بن جاتا ہے
 جب اس کی فروخت سے قانونی طور پر قائم حکومتوں
 کے خاتمے کے لیے باغی تحریکیں یا اس کے حامیوں کو
 سرمایہ میسر آتا ہو۔ ہو سکتا ہے کہ متنازعہ پیروں
 کی غیر قانونی تجارت ابھی بھی جاری ہو لیکن ان
 بین الاقوامی کاوشوں نے دہشتگردوں کو سرمائے کی
 فراہمی کے اس ذریعے کو بہت حد تک محدود کر دیا
 ہے۔





3

بد عنوانی کے خلاف جنگ میں سول سوسائٹی کی اہمیت

گزشتہ دو صدیوں کے دوران سول سوسائٹی کی تنظیمیں (سی ایس او) معاشرے میں بہت سی تبدیلیاں لے کر آئی ہیں۔ سی ایس او شہریوں کے وہ گروہ ہیں جو اس لیے منظم ہوتے ہیں کہ وہ کسی قانون، پالیسی یا کسی ایک ادارے میں تبدیلی لانا چاہتے ہیں۔

سی ایس او نے گزشتہ دو دہائیوں کے دوران انسدادِ بدعنوانی میں انتہائی اہم کردار ادا کیا ہے۔ انہوں نے مسائل کی نشاندہی میں مدد کی ہے، بدعنوانی کے واقعات کو سامنے لے کر آئی ہیں، نئے قوانین اور اداروں کے قیام پر زور دیا ہے اور بد عنوان حکومتی اہلکاروں کی نشاندہی کی ہے۔

”بدعنوانی کے خلاف کامیاب کوششوں کی قیادت عموماً... سیاست دان، اعلیٰ حکومتی اہلکار، نجی شعبہ، شہری، سماج اور سول سوسائٹی کی تنظیمیں کرتی ہیں۔“
— عالمی بینک

اقوام متحدہ، عالمی بینک یا اقتصادی تعاون اور ترقی کی تنظیم جیسے کئی اداروں کے لیے سول سوسائٹی ایک بیش قیمت شراکت دار ہے۔ بد عنوانی کے معاملے میں باخبر شہریوں کے نقطہ ہائے نظر سمیت سی ایس او کے مشورے

حکومتی پالیسی بنانے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

◎ شہریوں کو متحرک کرنا

دنیا کے کچھ حصوں میں بدعنوانی معاشرے میں اس قدر زیادہ سرایت کر گئی ہے کہ شہری اسے روز مرہ زندگی کا ایک معمول سمجھنے لگے ہیں۔ مثلاً سڑک کے کنارے چھابڑی لگا کر کاروبار جاری رکھنے والے سے پولیس کے سپاہی کا پیسوں کا تقاضا کرنا، اس سے قبل کہ والدین اپنے نو مولود بچے کو دیکھ سکیں، کسی نرس کا پیسوں کے لیے ہاتھ پھیلانا، یا کسی استاد کا شاگرد کو پاس کرنے کا گریڈ دینے کے عوض ٹیوشن پڑھانے کے پیسوں کا تقاضا کرنا ہے۔ بدعنوانی کی مختلف شکلوں کی یہ چند ایک مثالیں ہیں۔

بھی شہری معاشرہ اس وقت

اپنی بہترین حالت میں

ہوتا ہے جب وہ غیرقانونی

کوئی

مطالبات کے خلاف اپنے شہریوں کو متحرک کرتا ہے۔ عام شہریوں کی تنظیمیں شہریوں میں بدعنوانی کو برداشت کرنے کی بجائے اس کی مذمت کرنے کا رویہ پیدا کر کے ان کا طرز عمل تبدیل کر سکتی ہیں۔ یہ تنظیمیں مختلف طریقوں کو بروئے کار لاکر لوگوں کو بدعنوانی کے نقصانات اور اس کی پہچان کے طریقوں کے بارے میں آگاہ کرتی ہیں۔ یہ لوگوں کو بتاتی ہیں کہ درخواستوں، بدعنوان کاروباروں کے بائیکاٹوں اور ابلاغ عامہ میں مہموں کے ذریعے بدعنوانی کے خلاف کیسے موثر اقدامات اٹھائے جا سکتے ہیں۔ یہ شہریوں کو بے بس متاثرین کی صورت حال سے نکال کر بدعنوانی کے خلاف حل کا حصہ بناتی ہیں۔

بھارت میں ایک انتہائی جدت طراز «فتتھ پلر»

یعنی پانچویں ستون کے نام سے شہریوں نے ایک تنظیم قائم کی ہے۔ اس تنظیم نے رشوت مانگنے والے اہلکاروں کو رشوت کے طور پر دینے کے لیے ایک ایسا کرنسی نوٹ بنایا ہے جس کی قدر صفر روپے کے برابر ہے۔ اس نوٹ کے اوپر ہندوستان کی تحریک آزادی کے سرکردہ رہنما مہاتما گاندھی کی تصویر ان الفاظ کے ساتھ چھاپی گئی ہے: «میں وعدہ کرتا ہوں کہ نہ رشوت لوں گا اور نہ ہی رشوت دوں گا۔» 2007 سے لیکر آج تک اس تنظیم نے بھارت بھر میں صفر روپے کے 30 لاکھ سے زیادہ کرنسی نوٹ

سول سوسائٹی کی تنظیموں کا کردار

◎ سیاسی عزم

سیاسی عزم کے بغیر حکومتوں میں کوئی کام نہیں ہوتا۔ بالعموم سیاسی عزم کی تعریف یوں کی جاتی ہے کہ «اہم فیصلہ سازوں کے مابین کسی مخصوص مسئلے کے پالیسی حل کے لیے عزم کی حمایت۔» سیاسی عزم بدعنوانی جیسے مسائل کے حل تلاش کرنے کو آسان بنا دیتا ہے۔

بدعنوانی کو اس وقت تک ایک بڑا

بین الاقوامی مسئلہ تسلیم نہیں کیا

گیا جب تک معاشرے کے ٹرانسپیرنسی

انٹرنیشنل جیسے گروپ اسے بین

الاقوامی ایجنڈے پر لے کر نہیں آئے۔

ٹرانسپیرنسی انٹرنیشنل کا قیام 1993 میں عمل میں آیا۔ اس کے قیام کا واحد مقصد بدعنوانی کا مقابلہ کرنا تھا۔ بدعنوانی کے خلاف سرگرم تنظیموں میں اس کا شمار صف اول میں ہوتا ہے۔ دنیا بھر میں اس کی درجنوں شاخیں قائم ہیں۔ اسی طرح «گلوبل وٹنیز» ایک اور موثر معاشرتی تنظیم ہے۔ بدعنوانی کو منظر عام پر لانے کی خاطر خفیہ تحقیقات اور مالی ریسرچ کا استعمال کرتے ہوئے اس تنظیم نے 1995 میں بدعنوانی کے خلاف مہم چلائی۔ کئی دیگر تنظیموں کی طرح، انٹرنیشنل بچٹ پارٹنر شپ اور گلوبل آرگنائزیشن آف پارلیمنٹیری اینگسٹ کرپشن بھی ایسی ہی دو تنظیمیں ہیں جو بین الاقوامی سطح پر اچھی حکومت اور انسداد بدعنوانی کے لیے مختلف سہولتیں فراہم کرتی ہیں اور بین الاقوامی نیٹ ورکوں سے ملاتی ہیں۔ تبدیلی لانے میں ایسے اداروں کی کامیابی سول سوسائٹی کی طاقت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

سامنے اوپر، 2017 میں تیونس کے دارالحکومت میں بدعنوانی کے خلاف شہری احتجاج کر رہے ہیں۔ نیچے، نئی دہلی میں مظاہرین بدعنوانی کے خلاف کھڑے ہونے والے انا ہزارے کی حمایت میں جمع ہیں۔ 2011ء میں ان کی گرفتاری پر بھارت کے طول و عرض میں احتجاج ہوا تھا۔

2007 سے بھارت میں بدعنوانی کے خلاف ایک

گروپ نے صفر روپے کی مالیت

کے 30 لاکھ

سے زائد نوٹ تقسیم کیے ہیں۔



بانٹے ہیں۔

نگرانوں پر نظر رکھنا

افراد، ذرائع ابلاغ اور سول سوسائٹی کی تنظیمیں انسداد بدعنوانی کی تنظیموں کی جوابدہی کو یقینی بنا سکتی ہیں۔ اگر حکومتی اہلکار تنظیموں پر حملہ کریں تو وہ ان کے تحفظ کے لیے میدان میں بھی نکل سکتی ہیں۔ مثلاً لاتھویا کے آزاد پریس نے عوام کو باخبر رکھنے میں اہم کردار ادا کیا۔ 2007 میں ہزاروں مظاہرین نے حکومت کے انسداد بدعنوانی کے قومی ادارے کی تحلیل کے فیصلے کے خلاف مظاہرے کیے جس کے نتیجے میں حکومت کو اپنا فیصلہ واپس لینا پڑا۔ آج یہ ادارہ موثر انداز سے اپنا کام کر رہا ہے۔



اگرچہ شہریوں کی تنظیمیں حکومت سے باہر رہ کر اپنا کام کرتی ہیں تاہم چند ایک ممالک میں ان کا رسمی کردار بھی ہوتا ہے۔ تیونس میں شہری تنظیموں کے اراکین انسداد بدعنوانی کے ادارے کے لوگوں کے ساتھ باقاعدگی سے ملاقاتیں کرتے ہیں۔ انسداد بدعنوانی کی قومی حکمت عملی کے ایک منصوبے میں آزادانہ اور غیر جانبدار طور پر انسداد بدعنوانی کے لیے کام کرنے والی شہری تنظیموں کے لیے سرمائے کی فراہمی کا تقاضا کیا گیا ہے۔

بد قسمتی سے بہت سی حکومتیں ان شہری تنظیموں کو اپنا دشمن سمجھتی ہیں۔ سرکاری اہلکار تنظیموں سے معلومات چھپا کر، حکومتی اجلاسوں میں شرکت کرنے کی اجازت نہ دے کر یا غیرملکی امداد حاصل کرنے کے الزامات لگا کر انہیں دباننا چاہتے ہیں۔ حکومتیں ایسے قوانین منظور کرتی ہیں جن کے تحت ان تنظیموں کے پُرامن اجتماع کو محدود کر دیا جاتا ہے۔

کا سامنا کیوں نہ کرنا پڑتا ہو۔۔ مگر ہم کون ہوتے ہیں حکومت کو چیلنج کرنے والے؟ یہی تو «اجتماعی عمل» کا کمال ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ایک فرد کی آواز بہت کمزور ہو مگر اکٹھے ہو کر، افراد کے گروہ ایک حقیقی تبدیلی کا پیش خیمہ بن سکتے ہیں۔ سی ایس او اجتماعی عمل کا ایک ذریعہ ہیں اور وہ بدعنوانی کے خلاف حکومتی لائحہ عمل کی صورت گیری کر رہی ہیں۔

حالیہ دہائیوں تک بدعنوانی کو عالمی ترجیح نہیں سمجھا جاتا تھا۔ 2014ء میں یو این ڈی پی نے انسداد بدعنوانی کا 2014 تا 2017 کا عالمی پروگرام متعارف کرایا۔ 2015ء میں ختم ہونے والے «ہزارے کے ترقی کے مقاصد» کی جگہ لینے والے «پائیدار ترقی کے مقاصد» کے پروگرام میں انسداد بدعنوانی کو ایک بڑا ہدف بنایا گیا۔ اقوام متحدہ اور بہت سی دیگر کثیرالملکی تنظیمیں انسداد بدعنوانی کے پروگراموں کو مالی امداد فراہم کرتی ہیں اور وہ اکثر یہ کام سی ایس او کی شراکت سے کرتی ہیں۔ «ارپن گورنمنٹ پارٹنرشپ» یعنی شفاف حکومت کی شراکتداری کا شمار ایسی ہی تنظیموں میں ہوتا ہے جو انسداد بدعنوانی کی کوششوں میں پیش پیش ہیں۔

حکومتیں اور سول سوسائٹی کے گروپ آپس میں مل کر قومی سطح پر اٹھائے جانے والے اقدامات کے ایسے منصوبے تیار کرتے ہیں جن میں شفافیت کو فروغ دینے اور شہریوں کو با اختیار بنانے پر خاص طور سے زور دیا جاتا ہے۔

بات لوٹ کر آپ پر آتی ہے کہ آپ کیا کر رہے ہیں؟ کیا آپ کے ملک یا علاقے میں انسداد بدعنوانی کی تنظیمیں کام کر رہی ہیں؟ آپ ان کی مدد کیسے کر سکتے ہیں؟ اگر ایسی تنظیمیں موجود نہیں ہیں یا بے اثر ہیں تو آپ خود ایک تنظیم شروع کریں۔ اپنے دوستوں اور ہمسایوں سے بات کریں۔ ان بدعنوانیوں کے خلاف جدوجہد منظم کریں جو آپ اور آپ کے بچوں کو بہتر طرز زندگی کی ضروریات اور مواقع سے محروم رکھے ہوئے ہیں۔

ایسی کاروائیاں اس بات کی نشاندہی کرتی ہیں کہ سرکاری اہلکار بدعنوانی کے خلاف سنجیدہ نہیں ہیں۔ انہیں یہ ڈر رہتا ہے کہ ان تنظیموں کے ساتھ تعاون کرنے سے ان کی نوکریاں خطرے میں پڑ جائیں گی یا اکثر ایسا ہوتا ہے کہ وہ بذات خود بدعنوانی میں ملوث ہوتے ہیں۔

ایسے ممالک جن کی حکومتیں شفافیت کے فروغ کی خاطر ان شہری تنظیموں کے لیے قانونی کردار کا تعین کرتی ہیں وہ ممالک بدعنوانی کی جنگ میں سب سے زیادہ کامیاب ہیں۔

◎ بدعنوانوں کی نشاندہی کرنا

کامیاب شہری تنظیمیں اپنی غیر سرکاری حیثیت استعمال کرتے ہوئے بدعنوان سرکاری اہلکاروں کا کھوج لگا کر ان کی نشاندہی کر سکتی ہیں۔ ایک کامیاب طریقہ کار «طرز زندگی کی جانچ پڑتال» ہے۔ شہری تنظیمیں یہ پتہ لگانے کی خاطر اپنے کارکنوں کو کمیونٹیوں میں بھیجتی ہیں کہ کوئی سرکاری اہلکار اپنے ذرائع آمدن سے بڑھکر تو زندگی نہیں گزار رہا۔ بے شک یہ ممکن ہے کہ کوئی سرکاری اہلکار خاندانی طور پر دولت مند ہو۔ مگر بیشتر ممالک میں ایسا خال خال ہی ہوتا ہے۔

مثال کے طور پر، فلہائن کے محتسب نے شہریوں کی تنظیموں کو بدعنوانی سے حاصل کردہ فوائد کی علامتوں کی شناخت کرنے کے لیے استعمال کیا۔ ایک ایسے کیس میں شہری تنظیم کے ایک تفتیش کار نے محتسب کی طرف سے سونپی گئی ذمہ داری پورا کرنے کے لیے ایک سرکاری اہلکار کے گھر کا صرف ایک چکر لگایا۔ اہلکار کی سالانہ آمدن 10 ہزار امریکی ڈالرز کے برابر یا اس سے بھی کم تھی، تاہم، وہ ایک بڑے بنگلے میں رہائش پذیر تھا، اس گھر میں ایک سوئمنگ پول اور گیراج میں 2 مرسیڈیز بینز کاریں موجود تھیں۔ شہری تنظیم کی طرف سے فراہم کردہ معلومات کے نتیجے میں اس اہلکار کو 3 برس کی جیل ہوئی۔

کیا کیا جا سکتا ہے؟

بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ان کے پاس طاقت نہ ہونے کے برابر ہے۔ اگر ہمیں ہر روز ہی بدعنوانی



ممکن ہے انفرادی طور پر لوگوں کی آواز زیادہ پُراثر نہ ہو تاہم یہ انفرادی گروہ باہم مل کر حقیقی تبدیلی لاسکتے ہیں۔



اوپر، لاتیہویا میں لوگوں
 کے احتجاج نے حکومت
 کے انسداد بدعنوانی کے
 سلسلے میں اٹھائے جانے
 والے اقدامات کو برقرار
 رکھنے میں مدد دی۔
 نیچے، حکومتی بدعنوانی
 کے خلاف احتجاج کے
 بعد زمین پر یورو کے
 نقلی نوٹ بکھرے ہوئے
 ہیں۔





تحقیقاتی صحافت اور بدعنوانی

کسی صحت مند معاشرے میں آزاد اور خود مختار پریس یعنی اخبارات، رسائل، ٹیلی ویژن بہت اہم کام کرتے ہیں۔ جہاں صحافی خبریں دیتے ہیں وہیں پر تحقیقاتی صحافی بدعنوانی کے واقعات کا کھوج لگا کر انہیں بے نقاب کر سکتے ہیں۔ ایسا کر کے اور بدعنوان افراد سے متعلق معلومات عام کر کے وہ مستقبل میں بدعنوانی کو روک سکتے ہیں۔ اس باب میں ہم تحقیقاتی صحافت پر توجہ دیں گے۔

بیشتر ممالک میں بدعنوانی کا پتہ چلانے میں صحافی سب سے آگے ہوتے ہیں۔ عام پائے جانے والی رائے کے برعکس بدعنوانی کے خلاف تحقیقات کا آغاز سرکاری تفتیش کی بجائے کسی خبر سے ہوتا ہے۔ استغاثہ اور انسدادِ بدعنوانی کے ادارے میڈیا کی رپورٹوں کو روزانہ دیکھتے ہیں۔ پھر وہ تحقیقات کر کے ان معلومات کے مصدقہ ہونے کا پتہ چلاتے ہیں، پھر وہ ایسے حقائق تلاش کرتے ہیں جن کی بنیاد پر بدعنوان اہلکاروں کے خلاف کارروائی

”میڈیا حکومتی کارکردگی کی جانچ پڑتال کرنے، شفافیت کو یقینی بنانے اور سرکاری اہلکاروں کے احتساب میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔“
— فریڈم ہاؤس

گزشتہ 10 برس میں کم و بیش
500
صحافیوں کو جلاوطنی پر مجبور
کیا گیا۔



اگرچہ تحقیقاتی صحافت ایک دلچسپ اور مہم جو کام دکھائی دیتا ہے، مگر اس پیشے کا شمار دنیا کے خطرناک ترین پیشوں میں ہوتا ہے۔ صحافیوں کے تحفظ کی کمیٹی کے مطابق پچھلے 25 برسوں کے دوران 1200 رپورٹر قتل ہو چکے ہیں، 6000 سے زیادہ صحافی جیل جا چکے ہیں اور گزشتہ 10 برسوں میں تقریباً 500 صحافیوں کو جلا وطنی پر مجبور کیا گیا ہے۔ ان صحافیوں کی ایک بڑی تعداد بدعنوانی کی تحقیقات کر رہی تھی۔ بہت سے قتلوں اور «گم شدگیوں» کا کوئی سراغ نہیں ملتا۔

یہ اعداد و شمار اس قدر پریشان کن ہیں کہ اقوام متحدہ نے صحافیوں کی حفاظت کے لیے اقدامات اٹھانے کی ضرورت پر شدید زور دیا ہے۔

تحقیقاتی رپورٹنگ کی کامیاب کہانیاں

خطرات کے باوجود تحقیقاتی صحافیوں نے دنیا بھر میں بڑی بڑی بدعنوانیوں کو بے نقاب کیا ہے۔ یہ کامیابیاں جمہوری ممالک کے ساتھ ساتھ مطلق العنان ممالک میں بھی حاصل ہوئی ہیں۔ بدعنوانی کو بے نقاب کرنے والے کیسوں میں سے چند ایک کا ذکر ذیل میں ہے۔

کی جاسکے یا انہیں نوکریوں سے نکالا جا سکے۔

اسی وجہ سے میڈیا اور انسداد بدعنوانی کے حکومتی اہلکاروں کے درمیان اچھے تعلقات کا ہونا اشد ضروری ہے۔ بدعنوانی کے کامیاب تدارک کے لیے ان دونوں کے درمیان ایک دوسرے کے کرداروں کے لیے مضبوط باہمی احترام کا ہونا ایک کلیدی عنصر ہے۔

سی حکومتیں معلومات آن لائن ڈال رہی ہیں۔ یہ معلومات صحافیوں کے لیے ایک طاقتور

بہت

ذریعہ ہیں اور ان سے فائدہ اٹھا کر وہ مختلف غیر قانونی سرگرمیوں کی نشاندہی کر سکتے ہیں۔ کمپنیوں کے جائے مقام کی پرواہ کیے بغیر بہت سے ممالک میں آن کی مفت رجسٹریشن کی اجازت ہوتی ہے۔ آن لائن شائع کردہ معلومات بالعموم کمپنی کے نام تک محدود ہوتی ہیں۔ سرمائے کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کی خاطر اکثر و بیشتر یہ کمپنیاں «شیل کمپنیوں» یعنی برائے نام کمپنیوں کے طور پر کام کرتی ہیں۔ اس سے بھی بدتر بات یہ ہے کہ یہ کمپنیاں فائدہ اٹھانے والوں کی شناخت ظاہر کرنے کی پابند نہیں ہوتیں۔

بدعنوان سیاستدان، کاروباری ادارے، منشیات فروش، دہشتگرد اور منظم جرائم کے سرپرست ان «نام و نہاد» کمپنیوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور سرمایہ ایک جگہ سے دوسری جگہ ایسے طریقوں سے منتقل کرتے ہیں جن سے اصل مالک کا پتہ چلانا ناممکن ہوتا ہے۔

میڈیا اور انسداد بدعنوانی کے سرکاری حکام میں اچھے تعلقات کا ہونا اہم ہے۔ بدعنوانی پر کامیابی سے قابو پانے کے لیے ایک دوسرے کے کردار کا احترام ایک بنیادی عنصر ہے۔

”بدعنوانی پر کام کرنے کا شمار صحافیوں کے فرائض کے خطرناک ترین شعبے میں ہوتا ہے اور یہ مقتدر لوگوں کو جوابدہ بنانے کے اہم ترین کاموں میں سے ایک ہے۔“
— صحافیوں کے تحفظ کی کمیٹی



✚ گزشتہ 25 برس میں
6,000
سے زائد رپورٹوں کو جیلوں
میں ڈالا گیا۔



● اوپر، 2015ء میں
مالدووا میں قومی
بینک سے ڈیڑھ ارب
ڈالر غائب ہونے پر
20 ہزار سے زیادہ
لوگوں نے حکومتی
بدعنوانی کے خلاف
احتجاج کیا۔

فیصلے کے آنے کے بہت زیادہ امکانات ہوتے تھے۔
مقامی صحافیوں کی ایک ٹیم اور سائلین کی مدد سے
ان صحافیوں نے بھیس بدل کر کام کیا۔ انہوں نے
جرائم کے ایک ایسے جال کا پتہ چلایا جہاں پولیس اور
عدالتی افسران جرائم کا ارتکاب کر رہے تھے اور انصاف
کی آڑ میں صرف پیسے بنا رہے تھے۔

ڈیٹ لائن: چلی
سانتیاگو، چلی

2010ء اور 2014ء کے درمیان مخففاً «کونمیبول» کہلانے
والی جنوبی امریکہ کی فٹ بال کنفیڈریشن کو دھوکہ
دہی کے ذریعے 14 کروڑ امریکی ڈالروں سے محروم
کر دیا گیا۔ یہ بات کنفیڈریشن کے صدر الیہاندرو
ڈومنگوز نے ایک تحقیقاتی رپورٹ کو کنفیڈریشن کی
کانگریس کے موقع پر ایک بیرونی آڈٹ کی رپورٹ کو
سرعام کرتے ہوئے بتائی۔ یہ پیسے کنفیڈریشن کے ان
سابقہ مینیجرز کے زیر نگرانی دی جانے والی رشوتوں
کی وجہ سے ضائع ہوئے جن پر بعد میں امریکہ میں
فرد جرم عائد کی گئی۔

ڈیٹ لائن: مالدووا
کیشیناؤ، مالدووا

ایک تحقیقاتی صحافی کی رپورٹ کے نتیجے میں
شہریوں کو یہ پتہ چلا کہ نیشنل بینک آف مالدووا سے
تقریباً ایک ارب امریکی ڈالرز کے مساوی رقم چوری
ہو گئی ہے۔ بدعنوان سیاستدانوں اور منظم جرائم
کے اراکین نے یہ رقم چرا کر نہ صرف اپنی ذاتی دولت
میں اضافہ کیا بلکہ اس رقم سے ججوں اور قانون نافذ
کرنے والے اداروں کے افسران کو بھی خریدا۔ 2015
میں ہزاروں مظاہرین سڑکوں پر احتجاج کے لیے یہ
کہتے ہوئے نکل آئے کہ «ہمارے اربوں واپس لاؤ» اور
حکومت اور پارلیمان کے تمام اراکین کے استغفوں کا
مطالبہ کرنے لگے۔ ان مظاہروں کے نتیجے میں بے شمار
مقدمے درج کیے گئے اور کئی اہلکاروں کو گرفتار کیا گیا۔

ڈیٹ لائن: یوگنڈا
کمپالا، یوگنڈا

تحقیقاتی صحافیوں نے ایک ایسے عدالتی نظام کو بے
نقاب کیا جہاں عام بازار کی طرح انصاف برائے فروخت
تھا اور زیادہ بولی لگانے والے کے حق میں عدالتی

اپنے ملک میں صحافیوں کی پیشہ ورانہ تربیت کی حمایت کریں۔ بہت سے ممالک ایسے ہیں جہاں پر صحافیوں کو یونیورسٹیوں میں صحافت نہیں پڑھائی جاتی۔ موثر تعلیم و تربیت، پیشہ ورانہ زندگی کے لیے کلیدی اہمیت کی حامل ہے۔

ایسے صحافیوں اور ذرائع سے بچ کر رہیں جن کا کام محض افواہیں پھیلانا ہوتا ہے۔ اچھے تحقیقاتی صحافی محتاط ہوتے ہیں اور انہیں معلوم ہوتا ہے کہ کس سے بات کرنی ہے۔ وہ اپنی معلومات کی تصدیق کیے بغیر بات کو آگے نہیں پھیلاتے۔ چاہے ان کی «ریورٹیں» کتنی ہی دلچسپ کیوں نہ ہوں۔ افواہ ساز تحقیقاتی صحافی نہیں ہوتے۔

صحافیوں کی حفاظت کی جانی چاہیے۔

تحقیقاتی

بہت سی ایسی تنظیمیں جن تک آن لائن رسائی حاصل کی جاسکتی ہے صحافیوں کے تحفظ کے لیے کام کرتی ہیں۔ صحافیوں کو تحفظ دینے والی کمیٹی <https://cpj.org/reports/2012/04/organized-> crime-and-corruption.php اور انسانی حقوق کے لیے یورپی کمشنر کے دفتر [int/16806daac6] جیسے اداروں کا شمار ایسی ہی قسم کی تنظیموں میں ہوتا ہے۔ 2016 میں منظم جرائم اور بدعنوانی کی رپورٹنگ کے ایک پراجیکٹ نے ٹرانسپیرینسی انٹرنیشنل اور گلوبل اینٹی کرپشن کنسورشیم کے ساتھ مل کر عالمی بدعنوانی سے نمٹنے اور حمایتی گروہوں اور حکومتی اداروں کو ڈیٹا تک بہتر رسائی دینے کے لیے شراکت داری کا آغاز کیا۔ یہ کام صحافت، ڈیٹا کے لیے ایک عالمی تحقیقاتی پلیٹ فارم کی تیاری، معلومات، شراکت کاری کے طریقوں اور دنیا بھر میں صحافیوں کو ایک دوسرے کے ساتھ جوڑنے کی سہولتوں کی فراہمی کے ذریعے کرنے کا پروگرام بنایا گیا۔ یو ایس ایڈ اور محکمہ خارجہ اس پراجیکٹ

ڈیٹ لائن: امریکہ

نیویارک، امریکہ

نیویارک ڈیلی نیوز نے ایسے بدعنوان پولیس افسروں کو بے نقاب کیا جو لوگوں کے ماضی کی جانچ پڑتال کیے بغیر اسلحہ لائسنس جاری کیا کرتے تھے اور اس کے بدلے «ایجنٹوں» سے رشوت، شاہانہ تعطیلات اور دیگر تحائف وصول کیا کرتے تھے۔ یہ «ایجنٹ» لوگوں سے پیسے لے کر اسلحہ کے لائسنس جاری کرواتے تھے۔ 2010 سے 2016 تک جاری رہنے والی اس جعلسازی نے اعلیٰ حکام سمیت لائسنس جاری کرنے والے پورے محکمہ کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا۔ تب سے 100 اسلحہ لائسنس منسوخ کرنے کے ساتھ ساتھ بہت سے حکام کے تبادلے کیے جا چکے ہیں۔ اس دھندے میں ملوث کئی ایک افراد کو گرفتار کر کے ان پر فرد جرم عائد کی گئی اور ایک شخص کو تقریباً 3 سال کے لیے جیل میں بند کر دیا گیا۔



کیا کیا جا سکتا ہے؟

بدعنوانی کے خلاف جنگ میں شہری جو سب سے اہم کام کر سکتے ہیں وہ تحقیقاتی صحافیوں کی حمایت اور حفاظت کے لیے آواز اٹھانا اور معیاری تحقیقاتی صحافت اور افواہ سازی کے درمیان امتیاز برتنا ہے۔ سب سے پہلا اور اہم کام جو شہریوں کو معلومات کے صارف کی حیثیت سے کرنا چاہیے وہ یہ ہے کہ کبھی بھی ایک ذریعے یعنی ریڈیو یا ٹیلی ویژن، اخبارات اور ویب سائٹوں کو اپنی معلومات کی بنیاد نہ بنائیں۔

مختلف صحافیوں کی رپورٹنگ کے

ساتھ ساتھ بدعنوانی کی کہانیاں نئی

جہتیں اختیار کرتی جاتی ہیں۔ ایک

سمجھدار صارف کی طرح خبروں کو

پرکھیں۔

اوپر، ریاست نیویارک کی اپیل کی عدالت میں آج کل جج کے عہدے پر کام کرنے والے مائیکل جے گارسیا، 2005ء میں وفاقی حکومت کے سرکاری وکیل تھے اور انہوں نے آذربائیجان کے اعلیٰ حکومتی اہلکاروں کے خلاف بیرون ملک بدعنوانی کے اقدامات سے متعلق قانون کے تحت فرد جرم عائد کی۔



اوپر، کھیلوں میں بھی
 بدعنوانی ہوتی ہے۔ جنوبی
 امریکہ فٹ بال کنفیڈریشن
 کونمبول کے ملازمین
 نے 2010 اور 2014 کے
 درمیانی عرصے میں دھوکہ
 دہی کا ارتکاب کیا۔ نیچے،
 بدعنوانی کی روک تھام کے
 لیے صحافتی آزادی نہایت
 اہم ہے۔ ایک وجہ یہ بھی
 ہے کہ لوگ آزادی صحافت
 کے عالمی دن پر اس کی
 حمایت کرتے ہیں جیسا کہ
 انڈونیشیا کے شہر بندونگ
 کے اس مظاہرے میں
 دیکھا جا سکتا ہے۔

کے ذریعے ہتھیار خرید کر معاشرے میں دہشت کا بیج بوتے ہیں۔

کے لیے مالی امداد فراہم کرنے والے اداروں میں شامل ہیں۔

دیگر
کئی ایک شعبوں میں بھی بدعنوانی پائی جاتی ہے۔ بہت سے ممالک اس کو اپنے صحت کے نظاموں اور تعلیمی پروگراموں، قانون کے نفاذ اور ٹیکس کی وصولی میں پاتے ہیں۔ حکومت اور کاروبار کا ہر شعبہ بدعنوانی کی زد میں رہتا ہے۔

آپ کے ملک میں صحافیوں کی حفاظت کے لیے کون کون سے قوانین موجود ہیں؟ کیا آپ کی حکومت صحافیوں کو گرفتار یا جلاوطن کرتی ہے؟ کیا بدعنوانی کو بے نقاب کرنے پر آپ کے ملک میں لوگوں کو قتل کر دیا جاتا ہے؟ کیا آپ کے ملک میں ایسی تنظیمیں موجود ہیں جن کے ساتھ مل کر آپ صحافیوں کو تحفظ دینے اور معلومات تک رسائی کو یقینی بنا سکتے ہیں؟

یہ عین ممکن ہے کہ ہم بدعنوانی کو مکمل طور پر ختم نہ کر سکیں۔ تاہم حکومتیں اور ممالک ایسی قانون سازی کر سکتے ہیں جس سے شہریوں کی روزمرہ کی زندگیوں پر اس کا کم از کم اثر کم پڑے۔ یہی ہماری منزل مقصود ہے۔

تاہم سوال یہ ہے کہ آپ اس منزل تک پہنچنے میں کیا مدد کر سکتے ہیں؟ ⊕

نتیجہ

شائد ہی کوئی یہ کہے کہ بدعنوانی معاشرے کے لیے فائدہ مند ہوتی ہے۔ اس کے باوجود کئی سالوں تک بدعنوانی کو برداشت کیا جاتا رہا۔ لوگوں کے رویے تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ اب لوگوں کو سمجھ آ رہی ہے کہ بدعنوانی کی کیا قیمت چکانی پڑتی ہے اور لوگوں کی دن بدن بڑھتی ہوئی تعداد کو یہ احساس ہو رہا ہے کہ بدعنوانی کے متعلق کچھ کیا جانا چاہیے۔



صحافیوں کے تحفظ کی کمیٹی جیسی تنظیمیں اور انسانی حقوق کی یورپی کونسل کے کمشنر کے دفتر جیسے ادارے صحافیوں کے تحفظ کے لیے کام کرتے ہیں۔

سول سوسائٹی کی تنظیموں اور تحقیقاتی صحافیوں نے بدعنوانی کے خلاف شعور اجاگر کرنے میں بہت اہم کردار ادا کیا ہے۔

دیانتدار سرکاری اہلکاروں نے بھی اس سلسلے میں بہت کام کیا ہے۔ انسداد بدعنوانی کی قائم شدہ قدرے نئی تنظیمیں بھی روز بروز موثر ہوتی جا رہی ہیں اور عالمی سطح پر بدعنوان عناصر کے لیے اپنا غیر قانونی لین دین چھپانا مشکل سے مشکل تر ہوتا جا رہا ہے۔

اس کتاب سے یہ پتہ چلتا ہے کہ بدعنوانی کیا ہے اور یہ شہریوں، کاروباری اداروں اور معیشتوں کو مجموعی طور پر کس طرح متاثر کرتی ہے۔ ہم نے یہ بھی دیکھا ہے کہ کس طرح بدعنوانی دہشت گردوں کو ان کے مقاصد کے حصول میں مدد دیتی ہے۔ دہشت گرد بدعنوانی سے پیدا کردہ بے چینی کی فضا سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور پھر بدعنوانی سے حاصل کردہ وسائل



توجہ کا مرکز

بدعنوان خارجی کاموں کے خلاف قانون

۷

بین الاقوامی کاوشوں سے بدعنوان طریقوں سے کیے جانے والے کاروباروں میں کمی آرہی ہے۔ 40 برس قبل امریکہ نے بدعنوان خارجی کاموں کے خلاف ایک قانون منظور کیا۔ دیگر کئی ایک ممالک بھی ایسے ہی قوانین منظور کر چکے ہیں۔ جیسے جیسے سب ممالک بدعنوانی کے خلاف جنگ میں متحد ہوتے جا رہے ہیں ویسے ویسے ان قوانین کے نفاذ میں سختی آرہی ہے۔

اپنے ان جرائم کی پاداش میں برازیل میں 19 سال کی قید کی سزا سنائی گئی۔ ایف بی آئی کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر سٹیفن رچرڈسن نے فیصلہ سننے کے بعد کہا، «یہ مقدمہ ہماری شراکت داریوں اور اُن مخلص اہلکاروں کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے جو اُن لوگوں کو انصاف کے کٹہرے میں لانے کے لیے کام کرتے ہیں جو لالچ سے تحریک پاتے ہیں اور اپنے بہترین مفاد کی خاطر کام کرتے ہیں۔» اس سے پتہ چلتا ہے کہ بدعنوانی کو اپنا ہدف بنانے کی خاطر متحد ہونے والے ممالک مجرموں کو انصاف کے کٹہرے میں لا سکتے ہیں اور دوسروں کو اس طرح کے منصوبے تیار کرنے سے باز رکھ سکتے ہیں۔

تقریباً 78 کروڑ 80 لاکھ ڈالر سے زائد کی رقم رشوت کے طور پر ادا کی۔ یہ رشوت ایسے پیچیدہ طریقوں سے ادا کی گئی جس میں «شیل یعنی نام و نہاد کمپنیاں»، بیرون ملک بینک کھاتے اور اپنے حساب کتاب کے کھاتوں میں اندراج کیے بغیر کیا جانے والا لین دین شامل تھا۔ ان جرائم کو چھپانے کے لیے امریکی اداروں سمیت بین الاقوامی مالیاتی اداروں کو استعمال کیا گیا۔ ان ادائیگیوں کے بدلے اوڈے بریخت اور براسکیم کو تقریباً 100 کے قریب ٹھیکے ملے اور ان میں سے بیشتر کا تعلق عوامی مفاد کے بینادی ڈھانچے کی تعمیر سے تھا۔ ان ادائیگیوں میں اوڈے بریخت کے سابق سربراہ مارسیلو اوڈے بریخت سمیت مذکورہ کمپنیوں کے اعلیٰ حکام بھی شامل تھے۔ مارسیلو اوڈے بریخت کو

اسسٹنٹ اٹارنی جنرل سنگ بی سو نے کہا کہ اوڈے بریخت اپنے کاروبار کے حصے کے طور پر ایک ایسا خفیہ «محکمہ رشوت ستانی» چلا رہی تھی جس کے ذریعے کروڑوں ڈالر بدعنوان سرکاری اہلکاروں تک پہنچائے جا رہے تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ «یہ صورت حال انتہائی ڈھٹائی سے غلط کام کرنے والوں کے خلاف قانون نافذ کرنے والے اداروں کی جانب سے اسی طرح کے سخت جواب کا تقاضا کرتی ہے۔ اور جیسا کہ ہم سب نے دیکھا کہ ہم نے برازیل اور سوئٹزرلینڈ میں اپنے ہم منصبوں کے ساتھ مل کر بالکل ایسا ہی کیا ہے۔»

2001 سے اوڈے بریخت نے برازیل اور دیگر 11 ممالک کے سرکاری اہلکاروں اور سیاسی جماعتوں کو کاروباری ٹھیکے حاصل کرنے کی خاطر

2016 میں امریکی محکمہ انصاف نے تاریخ میں بیرون ملک پیش آنے والے سب سے بڑے رشوت کے ایک مقدمے کا فیصلہ کیا جس میں امریکی محکمہ انصاف نے کئی اور ممالک کے ساتھ مل کر 3 ارب 50 کروڑ امریکی ڈالر کے عوض اس مقدمے کا تصفیہ کیا۔ اس مقدمے میں برازیل میں قائم ایک عالمی تعمیراتی کمپنی اوڈے بریخت ایس اے اور برازیل ہی کی بریسکم ایس اے نامی پیٹروکیمیکل کمپنی نے رشوت میں ملوث ہونے کے الزامات کو تسلیم کیا۔ محکمہ انصاف کے مطابق ان کمپنیوں نے «امریکہ، برازیل اور سوئٹزرلینڈ کے حکام کے ساتھ الزامات کو حل کرنے» میں مدد کرنے کی خاطر کم از کم 3 ارب 50 کروڑ امریکی ڈالر ادا کیے۔ اُس وقت کی نائب



سیٹ لائٹ

آئی واچ (I WATCH)



آئی واچ شفافیت اور انسداد بدعنوانی کی خاطر سول سوسائٹی کی جانب سے تیونس میں قائم کی گئی ایک تنظیم ہے۔ یہ تنظیم بدعنوانی کے عوامل کو بے نقاب کرنے میں بہت کارگر ثابت ہو رہی ہے اور اس نے تیونس کی حکومت کو مجبور کیا ہے کہ وہ اس بات سے متعلق مزید معلومات فراہم کرے کہ وہ ٹینڈروں اور ٹھیکوں سمیت شفافیت کو یقینی بنانے کا کام کیسے کرتی ہے۔

سول سوسائٹی کی تنظیمیں صرف «تجربہ کار افراد» کے لیے ہی نہیں ہوتیں۔ یہ تنظیمیں ہر عمر، جنس اور پس منظر کے افراد کے لیے ہوتی ہیں اور ان کا مقصد ان کی حکومتوں اور ان کی زندگیوں پر براہ راست اثرانداز ہونا ہوتا ہے۔



تیونس کے دارالحکومت کے باہر واقع ہے۔ عراق، لبنان، مصر، شام، یمن، مراکش اور تیونس جیسے ممالک سے گرمیوں کی چھٹیوں کے دوران نوجوانوں کو اس سکول میں ایک پروگرام کے تحت سخت محنت طلب کلاسوں میں پڑھانے کے لیے بلایا جاتا ہے۔ ماہرین سوشل میڈیا اور انسداد بدعنوانی کے تحقیقاتی ذرائع کو استعمال کرنے کے طریقوں کے ساتھ ساتھ کورسوں کے شرکاء کو میڈیا کے ساتھ کام کرنے کے لیے رابطے کی مہارتیں بھی سکھاتے ہیں۔ پروگرام کے اختتام پر ہر طالب علم سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ کوئی ایسا نیا تصور پیش کرے جس کے لیے ممکنہ طور پر آئی واچ سرمایہ فراہم کرسکے۔

یہ بات ان کے مکمل کردہ منصوبوں سے عیاں ہے۔ وہ انتخابات میں ہونے والی سرمایہ کاری، کاروباری اداروں کے غیر قانونی دباؤ، حکومتی اخراجات اور سرکاری اہل کاروں کے طرز زندگی پر مسلسل نظر رکھتے ہیں۔ یہ سوشل میڈیا پر بہت زیادہ متحرک ہیں اور نوجوانوں کو مختلف سرگرمیوں میں مصروف رکھنے کے لیے ان کے ابتدائی اور ثانوی سکولوں کے لیے علیحدہ علیحدہ ویب پیج ہیں۔

آئی واچ نے مشرق وسطیٰ کے دیگر ممالک پر بھی اثر ڈالا ہے۔ ٹرانسپیرینسی انٹرنیشنل کے مقامی اتحادی کے طور پر آئی واچ نے 2014 میں دیانتداری پر مبنی علاقائی انسداد بدعنوانی کا ایک سکول کھولا۔ یہ سکول

آئی واچ کے دفاتر تیونس کے پانچ بڑے شہروں میں کام کر رہے ہیں۔ ملک میں جمہوریت کو مضبوط بنانے کا یہ ایک اہم ادارہ ہے۔

بہت سوں کو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ درحقیقت یہ نوجوانوں کی تنظیم ہے۔ اس کے بیشتر ارکان 30 برس سے کم عمر کے نوجوان ہیں اور وہ روایتی طاقتوں اور کام کرنے کے دقیانوسی طریقوں کو چیلنج کرنے سے نہیں گھبراتے۔

← بین الاقوامی معلوماتی

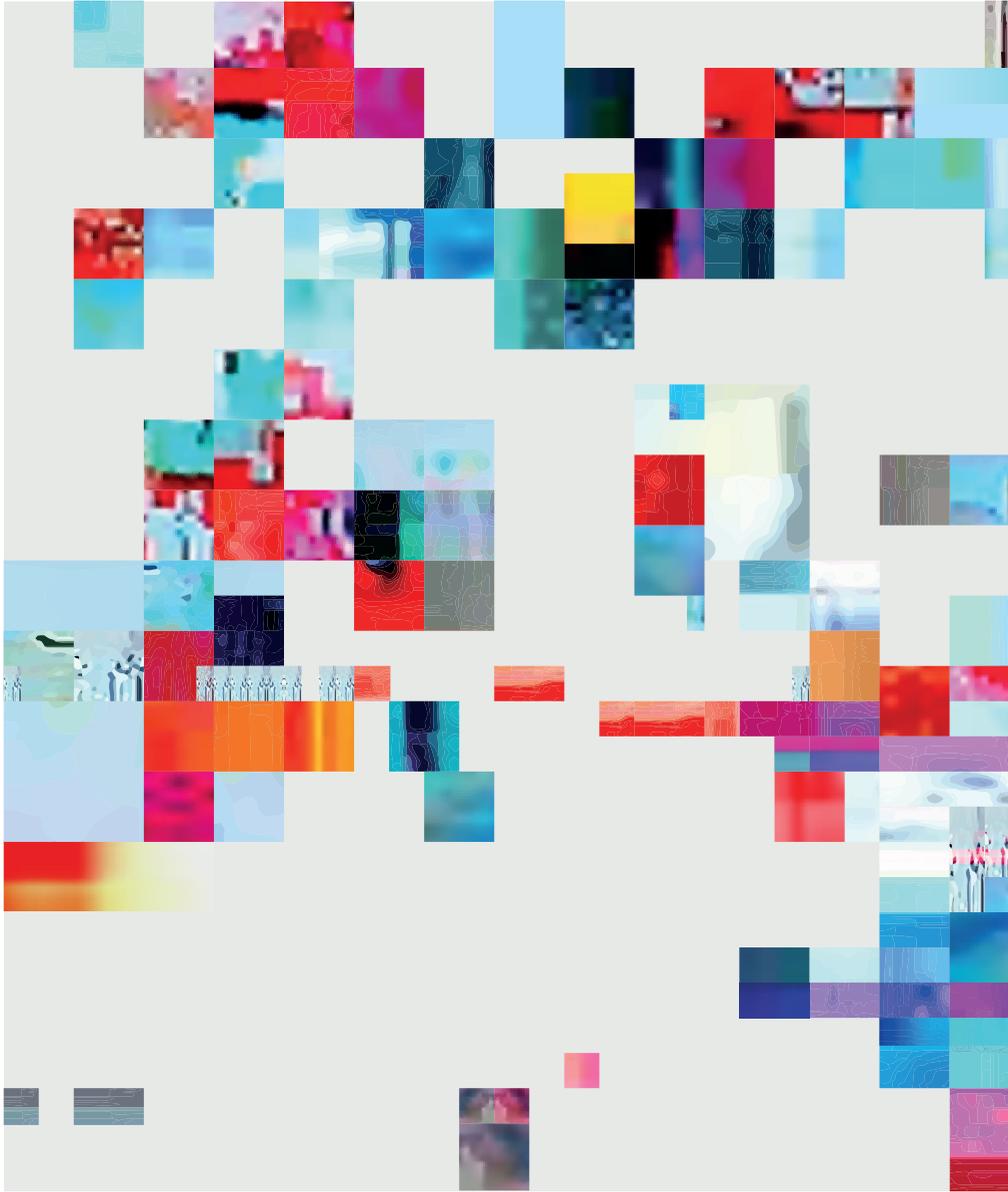
پروگراموں کا بیورو

امریکہ کا محکمہ خارجہ



سینئر آئی آئی اہلکار: نکول چولک
اداراتی مواد کے دفتر کے ڈائریکٹر: مائیکل جے فرائیڈ مین
مینجنگ ایڈیٹر: لیا ٹریبیون
ایڈیٹر: آندریا کونل
مصنف: سٹیورٹ گلیمین
آرٹ ڈائریکٹر | ڈیزائن: ڈایان وولورٹن
تصویری تحقیق: لنڈا ایپ سٹائن

صفحہ 28: Stan Honda/AFP/Getty Images	صفحہ 9: Shutterstock ©	صفحہ 4: Don Bishop/Photodisc/Getty Images
صفحہ 29: AP Images ©	صفحہ 10: Bill Oxford/E+/Getty Images	صفحہ 2: Pierre-Yves Goavec/The Image Bank/Getty Images
صفحہ 30: Jefa Images/Barcroft Images/Barcroft Media via Getty Images	صفحہ 11: dlnca/E+/Getty Images	صفحہ 5: Introduction
صفحہ 31: graphixel/E+/Getty Images	صفحہ 12: Lanier/E+/Getty Images	صفحہ 6: Christopher Zacharow/Illustration Source
صفحہ 32: In Focus	صفحہ 13: mphilips007/E+/Getty Images	صفحہ 7: Shutterstock ©
صفحہ 33: Spotlight	صفحہ 14: Kyodo News via Getty Images	صفحہ 8: Henning Bagger/AFP/Getty Images
صفحہ 34: سہاٹ لائٹ	صفحہ 15: Gordon Studer/The iSpot	صفحہ 9: Sonny Tumbelaka/AFP/Getty Images
صفحہ 35: Courtesy IWatch	صفحہ 16: sermax55/Masterfile	صفحہ 10: باب 1
	صفحہ 17: Bjarte Rettedal/Digital Vision/Getty Images	صفحہ 11: mikroman6/Getty Images
	صفحہ 18: AP Images ©	
	صفحہ 19: Shutterstock ©	
	صفحہ 20: Fethi Belaid/AFP/Getty Images	
	صفحہ 21: AP Images ©	
	صفحہ 22: Ilmars Znotins/AFP/Getty Images	
	صفحہ 23: AP Images ©	
	صفحہ 24: Don Bishop/Photodisc/Getty Images	
	صفحہ 25: Shutterstock ©	
	صفحہ 26: Bunhill/E+/Getty Images	
	صفحہ 27: Fotosearch/Getty Images	
	صفحہ 28: AP Images ©	



انسداد بدعنوانی: ایک عالمی جدوجہد بین الاقوامی معلوماتی پروگرام کا بیورو امریکہ کا محکمہ خارجہ